﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤتِیهِ مَن یَّشَآء☆﴾(آلِ عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَن یَّبعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحمُوداً﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۶ جمعۃ المبارک یکم اکتوبر ۱۹۹۹ء شمارہ ۴۰

۲۰ جمادی الثانی ۱۴۲۰ ہجری ☆ یکم اخاء ۱۳۷۸ ہجری شمسی

حفظ الٰہی کے حصول کی دعا

آنحضرت ﷺ نے اپنی ایک بیٹی کو صبح و شام حفاظت الٰہی کے حصول کے لئے یہ دعا سکھائی:-

اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ۔ اللہ کے سوا کسی کو کوئی قوت حاصل نہیں۔ ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے اور جو خدا نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر امر پر قادر ہے اور علم کے لحاظ سے اس نے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا اصبح)

امسال (۳۳۶۱) نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ، (۱۵۲۴) مساجد کا اضافہ، (۱۰۴) ممالک سے (۲۳۱) قوموں کے ایک کروڑ آٹھ لاکھ بیس ہزار سے زائد افراد کی جماعت احمدیہ میں شمولیت۔

کینیا، تنزانیہ، سیرالیون، سینیگال، بینن، ٹوگو، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، گنی بساؤ، فرانس، نائیجیریا اور پاکستان کے متفرق ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

تحریکِ وقفِ نو میں شامل ہونے والوں کی کل تعداد اب تک (۱۹۱۴۳) ہو چکی ہے۔

لازمی چندہ جات اور خصوصی تحریکات کا مجموعہ دو کروڑ پچیس لاکھ بہتّر ہزار پاؤنڈز ہے

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیعتوں میں غیر معمولی اضافہ کے ساتھ مالی لحاظ سے بھی حیرت انگیز اضافہ ہو رہا ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس سے خطاب کا خلاصہ)

(قسط نمبر ۴)

(اسلام آباد، ٹلفورڈ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:-

کینیا: کینیا میں دورانِ سال ۱۱۳ر مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے جن میں سے ۵۲ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

☆......امسال ۲۷ مساجد کا اضافہ ہوا ہے جس میں سے ۲۱ر نئی تعمیر ہوئی ہیں اور ۶ر بنی بنائی ملی ہیں۔ ۳ر تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اب ایسے مراکز کی کل تعداد ۲۷ر ہو گئی ہے۔ دورانِ سال ۸ر مقامات پر مساجد و تبلیغی مراکز کے لئے قطعاتِ زمین بھی خرید لئے گئے ہیں۔ کینیا گزشتہ چند سالوں سے غیر معمولی طور پر آگے بڑھ رہا ہے۔

☆......ان کی صرف امسال کی بیعتوں کی تعداد دس لاکھ، تین صد اٹھاسی تک پہنچ چکی ہے اور یہ کینیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ ایک ہی سال میں تعداد اتنی بڑھی ہے کہ گزشتہ سو سالوں میں کُل تعداد بھی اتنی نہیں ہو سکی بلکہ اس کا عشر عشیر بھی نہ ہو سکی تھی۔

☆......گزشتہ سال بھی خدا کے فضل سے نومبائعین کی تعداد دو لاکھ، تین ہزار تک پہنچی تھی لیکن امسال تو دس لاکھ تین صد اٹھاسی تک پہنچ چکی ہے۔

امیر صاحب کینیا بیان کرتے ہیں: تنزانیہ کے بارڈر کے ساتھ ساتھ بالکل نئے علاقوں میں جماعت کو خدا کے فضل سے بہت ترقی ملی ہے۔ خصوصاً "کوریا" قوم میں اور "مابیرا" کے علاقہ میں۔

مابیرا ایک چھوٹا قصبہ ہے۔ وہاں پر ایک نومبائع نے مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے اپنے سارے خاندان کی طرف سے جماعت کو پلاٹ دیا تھا تاکہ جماعت ان کی تربیت کے لئے وہاں مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کر لے۔ خدا کے فضل سے امسال وہاں مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کر لئے گئے ہیں اور باہر سڑک پر احمدیہ مسلم مشن اور احمدیہ مسجد کا خوبصورت سا بورڈ آویزاں کر دیا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

لندن (۲۱ر ستمبر ۱۹۹۹ء): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے موصولہ تازہ اطلاع درج ذیل ہے:-

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ حسبِ معمول دفتری امور بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ جو علاج ہو رہا ہے اس کا پورا اثر ظاہر ہونے میں ابھی کچھ وقت اور لگے گا۔ اس لئے احباب دعا میں نہ بھولیں"۔

(۲۳ر ستمبر) آج سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے توکل علی اللہ کے موضوع پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو توکل کے صحیح مفہوم کو سمجھتے ہوئے اس کے مطابق عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ (خطبہ کا خلاصہ انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں پیش کیا جائے گا)۔

بقیہ:-رپورٹ جلسہ سالانہ از صفحہ اول

امیر جماعت کینیا مزید بیان کرتے ہیں:-

نیروبی سے تقریباً ۸۰ر کلو میٹر دور ایک قصبہ قادیان کہلاتا ہے۔ گزشتہ سال وہاں پہلی بار جماعت بنی تھی۔ اس سے پہلے وہاں احمدی مسلمان تو در کنار عام مسلمان بھی شاذ شاذ پائے جاتے تھے۔ مثلاً پرائمری سکول میں بچوں کی تعداد آٹھ سو کے قریب تھی جن میں سے صرف چار بچے مسلمان تھے، باقی سب عیسائی یا بت پرست تھے۔ اب خدا کے فضل سے اس علاقہ میں ہماری تقریباً ۲۶ر جماعتیں ہیں۔ ایک مرکزی مبلغ ہے۔ چار معلّمین ہیں اور دس کے قریب داعی الی اللہ ہیں۔ اس سارے علاقے میں خدا کے فضل سے تیس ہزار کے قریب احمدی ہو چکے ہیں۔

امسال قادیان ٹاؤن میں ایک بہت خوبصورت مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے جو اس سارے علاقے کی پہلی مسجد ہے۔ بالکل برلبِ سڑک ہے۔ باہر سڑک پر احمدیہ مسجد کا بورڈ بھی لگا ہوا ہے۔ مسجد کی تعمیر کو دیکھ کر وہاں کے بعض پادریوں نے بہت مخالفت کی مگر خائب و خاسر رہے۔

فیض احمد صاحب مبلغ کینیا بیان کرتے ہیں کہ دورانِ سال خدا کے فضل سے کوسٹ پراونس کے علاقہ میں غیر معمولی ترقیات نصیب ہوئیں اور بیعتیں ہزاروں سے بڑھ کر لاکھوں میں داخل ہو گئی ہیں۔ بے شمار نئی جگہوں پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ احمدیت کی شہرت شہروں اور قصبات سے نکل کر دور دراز کے جنگلوں میں بھی جا پہنچی ہے۔ اب تو یہ حالت ہو گئی ہے کہ جس علاقہ سے بھی جماعت احمدیہ کی گاڑی گزرتی ہے اسے دیکھ کر تکبیر کے فلک بوس نعرے لگتے ہیں۔

فیض احمد زاہد صاحب لکھتے ہیں کہ ماگومانی کا علاقہ جماعت کا شدید مخالف تھا۔ جماعت کے مبلغین نے کوشش کی کہ کسی طرح سے اس علاقہ میں احمدیت کا نفوذ ہو جائے مگر لوگوں کے دل اس قدر سخت تھے کہ وہ جماعت کے مبلغین کی کوئی بات بھی سننے کو تیار نہ تھے۔ امسال اللہ تعالیٰ نے اس علاقہ میں تائید و نصرت کی بارش نازل فرمائی ہے۔ ایک سال قبل اس علاقہ میں ایک معلّم احمدی ہوئے تھے اور وہ آہستہ آہستہ وہاں احمدیت کے نفوذ کی کوشش کرتے رہے۔ ایک دن وہاں کے ایک غیر احمدی معلّم فیض صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ ان کو ماگومانی کے سر کردہ لوگوں نے بھجوایا ہے کہ آپ کو اپنے علاقہ میں آنے کی دعوت دی جائے۔

چنانچہ ہمارے مبلغ نے پروگرام طے کر کے ان کو اطلاع بھجوا دی کہ ہم فلاں تاریخ کو آپ کے پاس آئیں گے۔ وہاں پہنچنے پر یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ سب لوگ جماعت احمدیہ کے مبلغ کے استقبال کے لئے کھڑے ہیں اور کھلے دل سے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہہ رہے ہیں۔ تبلیغی پروگرام کو بہت ہی منظم طریق سے ترتیب دیا گیا۔ اس پروگرام میں کئی چیف، چیئرمین اور علاقہ کے کونسلر بھی شامل تھے۔ اسی طرح دو ستّی معلّمین سمیت پانچ ہزار سے زائد لوگ احمدیت میں داخل ہوئے اور تمام سر کردہ افراد نے یہ اعلان کیا کہ اب ماگومانی کا علاقہ احمدیہ جماعت کے نام سے ہی یاد کیا جائے گا۔

زومبو کے علاقہ میں مسجد کی تعمیر کا دلچسپ واقعہ

یہ بہت دور دراز علاقہ ہے اور رہن سہن بہت کٹھن ہے۔ یہ علاقہ پکّی سڑک سے اٹھارہ کلو میٹر دور ہے، کچا راستہ ہے۔ گاڑی کا وہاں پہنچنا بھی مشکل ہے۔ اس جماعت کے احباب کو تحریک کی گئی کہ وہ مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ جماعت کی طرف سے صرف مستری کو تنخواہ دی جائے گی، باقی سارا کام وقارِ عمل کے ذریعہ کرنا ہو گا۔ تمام احباب نے بڑی خوشی سے حصہ لیا۔ چنانچہ خدا کے فضل سے مسجد کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ بعض دفعہ بلاکس کو جو کہ مسجد کی تعمیر کے لئے ممباسہ سے لائے جاتے ہیں۔ مسجد سے بہت دور اتارنا پڑتا ہے۔ پھر تمام خدام، اطفال اور انصار اُن بھاری بلاکس کو اپنے سروں پر اٹھا کر مسجد تک لاتے اور بڑی خوشی سے یہ کام کرتے ہیں۔ لجنات مسجد کی تعمیر کے لئے پانی لے کر آتی ہیں کیونکہ کنواں بھی وہاں سے بہت فاصلہ پر ہے۔ چھوٹے بچوں کو کمر پر باندھ کر سر پر پانی کا گیلن اٹھا اٹھا کر لاتی ہیں۔ الحمد للہ کہ اب وہ مسجد بہت کم لاگت پر مکمل ہو چکی ہے۔

تنزانیہ:

امسال تنزانیہ میں:-

☆......۵۴ر مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا جن میں ۲۸ر میں نظام جماعت قائم کر دیا گیا ہے۔

☆......گزشتہ چند سالوں سے اس ملک میں بیداری کی لہر ہے اور نئے نئے علاقے فتح ہو رہے ہیں۔ ایسی عظیم رو چلی ہے کہ اب تک پانچ لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تنزانیہ کے امیر و مشنری انچارج لکھتے ہیں کہ Kibeti کے علاقہ میں وانڈن کیلیکو قوم آباد ہے۔ جہاں پر جماعت کا پیغام تو پہلے پہنچ چکا تھا لیکن احمدیوں کی تعداد بہت کم تھی۔ اس سال تقریباً اسّی ہزار نئی بیعتیں اس علاقہ سے ہو چکی ہیں۔

صوبہ موروگورو میں اِفکارا کے علاقہ میں واپولوگو قبیلہ آباد ہے۔ اس قبیلہ میں گنتی کے چند احمدی تھے۔ اس سال تیس ہزار کے قریب نئے احمدی ہو چکے ہیں۔

بعض نئی قوموں کی شمولیت

ٹاریمے تنزانیہ سے کینیا جاتے ہوئے آخری شہر ہے۔ اس علاقہ میں "کوریا قوم" آباد ہے جن تک اسلام کا پیغام جتنی دیر سے پہنچا ہے اتنی ہی تیزی سے احمدیت میں داخل ہو رہی ہیں۔ اب تک ایک لاکھ سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں اور سات معلّمین علاقہ میں کام کر رہے ہیں۔

جون ۹۹ء میں علاقہ ازازی میں پہلی بار احمدیت کا پیغام پہنچا۔ رابطہ اور تعارف کے بعد وہاں پر جنریٹر کی مدد سے ایم۔ٹی۔اے کا انتظام کر دیا گیا۔ تبلیغی پروگرام اور مجالس سوال و جواب ہوئیں۔ اللہ کے فضل سے اس گاؤں اور علاقہ کے تمام افراد نے لوکل امام اور نمبردار سمیت جماعت میں شامل ہونے کا اعلان کیا اور تین ہزار دس بیعتیں ریکارڈ ہوئیں۔

سیرالیون:

سیرالیون میں وہاں کے دگرگوں اور انتہائی تکلیف دہ حالات کی وجہ سے صرف دو ماہ کام ہو سکا ہے۔ اس مختصر عرصہ میں بھی:-

☆......۳۴ر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

☆......اب جماعتوں کی مجموعی تعداد ۲۸۷ر ہے۔

☆......مساجد میں ۱۹ر کا اضافہ ہوا ہے جو بنی بنائی ملی ہیں۔ سیرالیون کی احمدیہ مساجد کی کُل تعداد اب ۲۲۶۱ر ہو چکی ہے۔

خاص حفاظت الٰہی اور نصرت کے خاص واقعات

ہارون جالو صاحب مبلغ سیرالیون اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص حفاظت اور نصرت کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:-

"جب مکینی پر قبضہ کرنے کے لئے باغیوں اور حکومت میں جنگ جاری تھی تو ایک رات خاکسار تہجد کی نماز کے لئے اٹھا۔ وضو کر کے نماز تہجد شروع کی۔ ۲۰، ۲۵ منٹ کے بعد میرے بستر پر تکیہ کے قریب جہاں میں پہلے سویا ہوا تھا اور سر رکھا ہوا تھا وہاں آکر گولی لگی اس طرح خدا تعالیٰ نے تہجد کی برکت سے مجھے بچایا۔ اُسی دن میں نے فیصلہ کر لیا کہ مکینی سے مع اہل و عیال چلا جاؤں۔ چنانچہ ہم نے وہاں سے بیس میل دُور جا کر ایک گاؤں میں پناہ لی۔ باغیوں نے وہاں بھی حملہ کیا اور سب کچھ لوٹ لیا۔ گو صرف بدن کے کپڑے بچے مگر عزتیں اور جانیں بچ گئیں۔ ہم پھر واپس مکینی چلے گئے اور پانچ ماہ تک مکینی میں مقیم رہے۔ پورا شہر باغیوں کے قبضہ میں تھا۔ مشکل سے ایک وقت کا کھانا ملتا تھا۔ اکثر وقت بھوکا رہ کر گزارہ کیا"۔

حضور نے فرمایا کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے ان کی ہر قسم کی ضرورت پوری کر دی ہے اور سب بہت خوش ہیں۔

عبدالکریم صاحب بنگورا لوکل معلّم کو باغیوں نے ۶ر جنوری کو پکڑ لیا اور کثیر تعداد میں لوگوں کو سامان اٹھوا کر پیدل مشاکا لے گئے جو فری ٹاؤن سے چالیس میل ہے۔ وہاں جا کر انہوں نے کہا کہ لائن بنانی شروع کرو، تمہیں اُجرت ادا کرنی ہے اور پہلے چالیس افراد کو کہا کہ تم آگے آؤ۔

حضور نے فرمایا یہ واقعہ خاص خدا کا اعجازی نشان ہے۔ اسی قسم کا ایک اور واقعہ بھی رونما ہوا ہے، اسے ایک اتفاقی حادثہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اُن سب کو تھوڑی دور لے گئے اور گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ ہمارے معلّم کا نمبر ۴۱واں تھا۔ اس وقت باغیوں کے لیڈر نے پوچھا کہ تم میں سے کون ہے جو کل ہمیں جمعہ پڑھائے۔ ہمارے معلّم جن کا نمبر ۴۱ تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں احمدیہ جماعت کا مبلغ ہوں۔ میں جمعہ پڑھاؤں گا۔ اس پر ان کو اور دوسرے سب لوگوں کو چھوڑ دیا۔ دوسرے دن ہمارے معلّم صاحب نے خطبہ جمعہ امن اور بھائی چارے کے عنوان پر دیا جس کا باغیوں کے سردار پر بہت اثر ہوا اور اس نے خوش ہو کر معلّم صاحب کو بیس ہزار لیون دیئے۔ ہمارے معلّم صاحب ایک دو دن بعد موقع پا کر یہاں سے نکل آئے اور ۹ دن پیدل چلنے کے بعد فری ٹاؤن پہنچے۔

حضور نے فرمایا اسی قسم کا ایک واقعہ ایک احمدی طالبعلم کے ساتھ ہوا ہے۔ سیرالیون میں یونیورسٹی کے احمدی طالبعلم محمود کوکا صاحب کو باغیوں نے پکڑ لیا۔ بعض دوسرے سویلین کے ساتھ ایک قطار میں کھڑا کر دیا اور باری باری ہاتھ کاٹنے شروع کر دیئے اور ہر آدمی سے پوچھتے جاتے تھے کہ کہاں سے ہاتھ کٹوانا ہے۔ آدمی بے چارہ جس جگہ سے کہتا تھا وہاں سے اس کا ہاتھ کاٹ دیتے۔ آٹھ آدمیوں کے ہاتھ کاٹ دیئے۔ احمدی طالبعلم کا نواں نمبر تھا۔ جب ان کی باری آئی تو یکدم باغیوں کے ساتھی نے آواز دی کہ کمانڈر کہتا ہے کہ ہاتھ مت کاٹو۔ تمہیں ہاتھ کاٹنے کا کس نے کہا ہے۔ چنانچہ کمانڈر کے حکم پر باقی لوگوں کے ہاتھ نہ کاٹے گئے۔ اس طرح محمود کوکا صاحب کو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص حفاظت میں رکھتے ہوئے بچا لیا اور ان کے پیچھے جتنے لوگ کھڑے تھے وہ بھی خدا کے فضل سے ان کی برکت سے بچ گئے۔

سیرالیون کے ایک لوکل معلّم الفا کروما صاحب مشاکا میں متعین ہیں۔ ان کا پورا قصبہ جلا دیا گیا۔ وہ بتاتے ہیں کہ زندگی کا کوئی امکان نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے صرف احمدیت کے صدقے حفاظت فرمائی۔ باغیوں سے بچ نکلے تو سی۔ڈی۔ایف (حکومت کی لوکل فورس) نے پکڑ لیا کہ تم باغی ہو۔ میں نے بتایا کہ میں احمدیہ جماعت کا مبلغ ہوں۔ انہوں نے ثبوت مانگا جو نہیں تھا۔ اس پر مجھے مار دینے کی دھمکی دی۔ میں نے کہا کہ صرف رسید بک ثبوت کے طور پر ہے وہ پیش کر سکتا ہوں۔ رسید بک جو دکھائی گئی تو اس پر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔

بقیہ صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

”شیخ عجم“

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شہید افغانستان

کے سوانح حیات (۱۸۵۳ء - ۱۹۰۳ء)

(سید میر مسعود احمد۔ ربوہ)

گیارہویں قسط

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف شہید کی نعش کا پتھروں سے نکالا جانا، نماز جنازہ اور تدفین

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”میاں احمد نور جو حضرت صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کے خاص شاگرد ہیں۔ ۸/نومبر ۱۹۰۳ء کو مع عیال خوست سے قادیان پہنچے ان کا بیان ہے کہ مولوی صاحب کی لاش برابر چالیس دن تک ان پتھروں میں پڑی رہی جن میں سنگسار کئے گئے تھے۔ بعد اس کے میں نے چند دوستوں کے ساتھ مل کر رات کے وقت ان کی نعش مبارک نکالی اور پوشیدہ طور پر شہر میں لائے اور اندیشہ تھا کہ امیر اور اس کے ملازم کچھ مزاحمت کریں گے مگر شہر میں وبائے ہیضہ اس قدر پڑ چکا تھا کہ ہر ایک شخص اپنی بلا میں گرفتار تھا اس لئے ہم اطمینان سے مولوی صاحب مرحوم کا قبرستان میں جنازہ لے گئے اور جنازہ پڑھ کر وہاں دفن کر دیا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مولوی صاحب جب پتھروں میں سے نکالے گئے تو کستوری کی طرح ان کے بدن سے خوشبو آتی تھی اس سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۲۶، مطبوعہ لندن)

سید احمد نور صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب انہیں اپنے گاؤں آئے ہوئے قریباً تین ماہ کا عرصہ ہو گیا تو ایک روز گاؤں کی مسجد میں تلاوت قرآن مجید کرتے ہوئے انہیں القاء ہوا:

”وعقروالناقة لو تسوّی بهم الارض لكان خيراً لهم۔ یعنی ان لوگوں نے (خدا کی) اونٹنی کو مار دیا ہے مگر ان کی یہ حرکت اچھی نہ تھی۔ اگر زمین ان پر ہموار کر دی جاتی تو ان کے لئے بہتر ہوتا“۔

اس کی انہیں یہ تفہیم ہوئی کہ حضرت صاحبزادہ کو شہید کر دیا گیا ہے انہوں نے بعض لوگوں سے اس کا ذکر کیا لیکن انہوں نے کہا کہ یہ ممکن نہیں کہ صاحبزادہ صاحب جیسے انسان کو قتل کر دیا جائے ان کا گاؤں جدلان نامی دریا کے کنارے پر واقعہ ہے اس کے قریب ایک جگہ شمخیل (ہاشم خیل) ہے جہاں پر کابل سے تاجر آتے جاتے ہیں

سید احمد نور معلومات حاصل کرنے کے لئے شمخیل گئے تو معلوم ہوا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو سنگسار کر دیا گیا ہے اور اب تک ان کے جسم کے اوپر ایک درخت جتنا اونچا پتھروں کا ڈھیر پڑا ہے۔

سید احمد نور صاحب نے یہ سن کر عزم کیا کہ وہ کابل جائیں گے اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے جسم کو ان پتھروں کے نیچے سے نکالیں گے خواہ اس کی پاداش میں ان کو بھی سنگسار کر دیا جائے وہ کابل کے ارادے سے روانہ ہوئے جب شمخیل پہنچے تو مقامی حاکم کو ان کے ارادے کا علم ہو گیا اس نے ان کو بلوا کر کہا کہ تم فوراً اپنے گاؤں چلے جاؤ ورنہ تمہیں سخت سزا دی جائے گی پھر ان سے دو صد روپیہ کی ضمانت لی اور گاؤں واپس جانیکی ہدایت دے کر ان کو چھوڑ دیا سید احمد نور ایک دوسرے راستہ سے کابل کی طرف روانہ ہو گئے

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ ۱۹)

سید احمد نور صاحب نے کابل پہنچ کر بعض دوستوں سے اپنے ارادہ کا ذکر کیا اور ان سے سنگساری کی جگہ دریافت کی انہوں نے بتایا کہ صاحبزادہ صاحب کو ہندوسوزان کے قریب سنگسار کیا گیا ہے۔ سید احمد نور اس جگہ گئے اور دیکھ کر واپس آ گئے انہیں یہ خیال پیدا ہوا کہ معلوم نہیں کہ صاحبزادہ صاحب ان کی نعش کے نکالے جانے پر راضی بھی ہیں یا نہیں۔ انہوں نے رات دعا کی کہ اے مولا کریم میری رہنمائی فرما کہ صاحبزادہ صاحب اپنی نعش کے نکالے جانے پر راضی ہیں یا نہیں۔ انہوں نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب ایک کمرے میں ہیں۔ انہوں نے دروازہ کھولا اور سید احمد نور کو اندر بلا لیا وہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے پاؤں دبانے لگے انہوں نے دیکھا کہ آپ کے پاؤں زخمی ہیں آنکھ کھلنے پر سید احمد نور نے اس کی یہ تعبیر سمجھی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب چاہتے ہیں کہ ان کی لاش پتھروں سے نکال لی جائے۔

سید احمد نور یہ سوچتے رہے کہ یہ کام کیسے کیا جائے آخر وہ ایک فوجی حوالدار سے ملے جو حضرت صاحبزادہ صاحب کا معتقد تھا وہ ان کی بات سن کر رو پڑا اور کہا کہ میں نے بہت دفعہ ارادہ کیا کہ لاش نکالوں لیکن میں اکیلا تھا مجھ میں اس کی طاقت نہ تھی اب آپ آ گئے ہیں میں انشاء اللہ ضرور آپ کی مدد کروں گا۔ سید احمد نور نے حوالدار صاحب سے کہا کہ وہ کچھ آدمی اپنے ساتھ لے کر رات بارہ بجے مقام شہادت پر پہنچیں میں تابوت، کفن اور خوشبو وغیرہ لے کر وہاں آ جاؤں گا۔ چنانچہ وہ ایک مزدور سے تابوت اٹھوا کر وقت مقررہ پر ایک قبرستان میں پہنچ گئے جو مقام شہادت کے قریب ہی تھا۔ ان دنوں ہیضہ کی وباء پھیلی ہوئی تھی، لوگ کثرت سے مر رہے تھے۔ قبرستان میں میت کے بعد میت تدفین کے لئے لائی جاتی تھی افراتفری کا عالم تھا اس لئے ان سے کسی نے نہیں پوچھا کہ وہ وہاں کیسے آئے ہیں اور یہ کہ تابوت میں کوئی لاش ہے یا نہیں۔ حوالدار نے آنے میں کچھ دیر کی یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی سید احمد نور نے سوچا کہ وہ اکیلے ہی پتھروں کو ہٹا کر لاش نکالتے ہیں لیکن تھوڑی دیر بعد حوالدار صاحب بھی کچھ لوگوں کو لے کر آ گئے۔ یہ سب لوگ تابوت لے کر مقام شہادت پر پہنچے۔ چاندنی رات تھی ایک آدمی کو پہرہ پر مقرر کیا اور باقی سب پتھر ہٹانے لگے یہاں تک کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی لاش نظر آنے لگی اس وقت اس میں سے نہایت تیز خوشبو آ رہی تھی یہ دیکھ کر حوالدار کے ساتھی کہنے لگے کہ شاید یہ وہی آدمی ہے جس کو امیر حبیب اللہ خان نے سنگسار کروایا تھا سید احمد نور نے کہا ہاں یہ وہی آدمی ہے یہ شخص اکثر قرآن شریف کی تلاوت کرتا رہتا تھا اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتا تھا یہ وہی خوشبو ہے۔

جب نعش کو کفن پہنایا گیا تو سید احمد نور نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک پہاڑی کے پیچھے سے پچاس پیدل پہرہ دار اور ایک سوار گشت کرتے ہوئے آ رہے ہیں ان دنوں کابل میں رات کے وقت پہرہ ہوتا تھا اور کسی کو باہر پھرنے کی اجازت نہ ہوتی تھی اگر رات کو کوئی شخص باہر پھرتا نظر پڑتا تھا تو اسے قتل کر دیا جاتا تھا۔ سید احمد نور نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ پہرہ والے آ رہے ہیں یہاں سے ہٹ جاؤ۔ تب سب وہاں سے ہٹ کر چھپ گئے۔ تھوڑی دیر میں پہرہ والے سڑک پر چلتے نظر آنے لگے وہ قلعہ بالا حصار (میگزین) تک گئے اور کچھ دیر کے بعد اسی سڑک سے شہر کی طرف واپس چلے گئے۔ تب میاں احمد نور اور ان کے ساتھی حضرت شہید مرحوم کی نعش کے پاس آئے اور اسے اٹھا کر تابوت میں رکھ دیا اس وقت سید احمد نور نے حضرت شہید مرحوم کے کچھ بال اور کپڑا تبرک کے طور پر لے لئے۔

تابوت بہت بھاری ہو گیا تھا جب اسے اٹھانے کی کوشش کی تو سب مل کر بھی نہ اٹھا سکے۔ سید احمد نور نے لاش کو مخاطب ہو کر کہا کہ جناب یہ بھاری ہونے کا وقت نہیں آپ ہلکے ہو جائیں اس کے بعد انہوں نے محسوس کیا کہ وہ اکیلے ہی تابوت اٹھا سکتے ہیں۔ لیکن حوالدار نے کہا کہ میں اٹھاتا ہوں۔ اس نے سید احمد نور کی پگڑی لی اور اس سے تابوت باندھ کر اسے اپنے کندھے پر ڈال لیا۔

وہاں سے وہ تابوت ایک مقبرہ میں لے گئے جو نزدیک ہی تھا اس جگہ چند فقیر رہتے تھے سید احمد نور نے حوالدار صاحب اور ان کے آدمیوں کو رخصت کر دیا اور خود ان فقیروں کے پاس چلے گئے ان سے کہا کہ ایک جنازہ آیا ہے اسے یہاں رکھنا ہے انہوں نے تسلی دی اور تابوت ان کے پاس رکھ دیا گیا حوالدار نے جاتے وقت کہا تھا کہ وہ صبح کسی سواری یا مزدوروں کا انتظام کرے گا تاکہ تابوت وہاں سے شہر لے جایا جا سکے۔ صبح ہو گئی لیکن حوالدار نہ آیا آخر سید احمد نور نے ان فقیروں میں سے ایک آدمی کو اجرت دے کر شہر بھجوایا کہ وہ مزدور تلاش کر کے لائے وہ فقیر چلا گیا اور کچھ دیر کے بعد واپس آ گیا اور کہا کہ مزدور تو نہیں ملے شہر میں ہیضہ کی وباء کا زور ہے کثرت سے آدمی مر رہے ہیں میں ہی آپ کی مدد کرتا ہوں۔ فقیر نے سرہانے کی طرف سے جنازہ اٹھایا اور سید احمد نور نے پاؤں کی طرف سے اور شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ دِہ سبز کو جانے والی مشرقی سڑک سے شہر میں آئے جب لکڑ منڈی پہنچے تو کچھ مزدور مل گئے جنہوں نے جنازہ اٹھا لیا شور بازار سے ہوتے ہوئے مقبرہ طاؤس آئے اس کے قریب ہی غلام جان کا مکان تھا وہاں سردار عبدالرحمٰن جان ابن سردار شیریں دل خان موجود تھے سید احمد نور نے سردار احمد جان سے پہلے سے بات کی ہوئی تھی اور تمام پروگرام ان کے علم میں تھا۔ سید احمد نور نے ان کو اشارہ سے اپنی طرف بلایا اور جنازہ کے مقبرہ طاؤس میں بھجوائے جانے کا ذکر کیا۔ سردار عبدالرحمٰن جان نے کہا کہ آپ چلیں اور میرا انتظار کریں میں گھوڑے پر سوار ہو کر آتا ہوں سید احمد نور جنازہ اٹھوا کر مقبرہ طاؤس کے پاس ایک قبرستان میں لے گئے جو حضرت صاحبزادہ صاحب کا آبائی قبرستان تھا اور مزدوروں کو رخصت کر دیا تھوڑی دیر میں سردار عبدالرحمٰن جان بھی پہنچ گئے انہوں نے گھوڑا اپنے نوکر کے حوالہ کیا اور خود آگے بڑھے۔ سردار عبدالرحمٰن جان نے سرہانے کی طرف سے جنازہ اٹھایا اور پاؤں کی طرف سے سید احمد نور نے پکڑا اتنے میں حوالدار صاحب بھی آ گئے اب ظہر کا وقت ہو گیا تھا۔ تینوں نے نماز جنازہ ادا کی سردار عبدالرحمٰن جان ابن سردار شیریں دل خان امام بنے اور سید احمد نور اور حوالدار پیچھے کھڑے ہوئے نماز جنازہ کے بعد تدفین کر دی گئی مقبرہ والوں کو سردار عبدالرحمٰن جان نے کچھ رقم دی اور کہا کہ یہ ایک بزرگ تھے ہم انہیں امانتاً دفن کرتے ہیں اگر کوئی شخص ان کے بارہ میں دریافت کرتا ہوا آئے تو اسے قبر کا پتہ دے دینا۔

سردار عبدالرحمٰن جان کی والدہ صاحبہ بھی حضرت صاحبزادہ صاحب سے بہت عقیدت رکھتی تھی سردار عبدالرحمٰن جان کی ایک بہن امیر حبیب اللہ خان کی بیوی تھیں

سید احمد نور کابل میں سردار صاحب کے مکان پر ایک ماہ کے قریب مقیم رہے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ اگر حضرت صاحبزادہ صاحب کی لاش نکالے جانے کا امیر کو علم ہو جائے اور وہ کوئی کارروائی ان کے خلاف کرنا چاہے تو انہیں کابل میں ہی گرفتار کر لیا جائے ان کے اہل و عیال کو اس سلسلہ میں کوئی تکلیف نہ دی جائے

انہی دنوں میں سردار عبدالرحمٰن جان

نے احمدیت قبول کرلی جنازہ کے چند روز کے بعد سردار صاحب نے دربار میں آکر بتایا کہ امیر حبیب اللہ خان کے پاس رپورٹ پہنچائی گئی ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی لاش پتھروں سے نکال لی گئی ہے لیکن اس نے اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی۔

سردار صاحب اوران کی والدہ محترمہ نے سید احمد نور سے بہت اچھا سلوک کیا ان کو جب علم ہوا کہ سید احمد نور قادیان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو انہوں نے ایک گھوڑا اور جائے نماز ان کو دیا کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں سردار صاحب کی طرف سے بطور تحفہ پیش کردیں۔ سید احمد نور نے جائے نماز تو لے لی اور گھوڑا نہ لیا۔انہوں نے کہا کہ میں چھپ کر پہاڑوں میں سے جانے کا ارادہ رکھتا ہوں

سردار عبدالرحمٰن جان نے سید احمد نور کو ایک خط لکھ دیا کہ یہ میرا آدمی ہے اس تکلیف نہ دی جائے جب سید احمد نور کو تسلی ہو گئی کہ ان کی گرفتاری نہیں ہوگی تو وہ کابل سے روانہ ہوئے۔

(قلمی مسودہ صفحہ ۲ تا ۵ شہید مرحوم کے چشمدید واقعات صفحہ ۲۰، ۲۱)

سید احمد نور صاحب کی کابل سے روانگی

سردار عبدالرحمٰن جان صاحب اور ان کی والدہ محترمہ نے سید احمد نور صاحب کو سفر خرچ کے طور پر کچھ رقم دی انہوں نے بازار جاکر ایک خچر کرایہ پرلی اور خوست روانہ ہوئے جب ایک منزل طے کی تو دیکھا کہ حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کے اہل وعیال اور رشتہ داروں کو قید کر کے کابل لے جایا جارہا ہے مستورات اور بچے بھی ساتھ تھے سید احمد نور جب ان کے پاس سے گزرے تو محافظ سپاہیوں نے ان کی خچر چھین لی اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے اہل وعیال کی ضرورت کے لئے استعمال میں لے آئے ان کے متعلق سرکاری حکم یہ تھا کہ جس چیز کی ضرورت ہو راستہ میں بیگار کے طور پر حاصل کرلی جائے

سید احمد نور نے مصلحتاً حضرت شہید مرحوم کے کسی عزیز یا رشتہ دار سے کوئی بات نہیں کی راستہ میں ایک جگہ بیٹھ گئے تھوڑی دیر بعد انہوں نے مُلّا میرو صاحب کو دیکھا جو مولوی عبدالستار خان صاحب معروف بہ بزرگ صاحب کے بھائی تھے وہ قافلہ کے پیچھے کچھ فاصلہ پر آرہے تھے۔ سید احمد نور نے ان کو اشارہ سے بلایا اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی شہادت اور ان کی تدفین اور قبر کے متعلق بتایا اور یہ کہا کہ قبر کا مقام سردار عبدالرحمٰن جان سے دریافت کرلیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے اہل وعیال کو اس وقت تک آپ کی شہادت کا علم نہیں ہوا تھا۔ مُلّا میرو صاحب اپنی محبت اور اخلاص میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے اہل وعیال کے ساتھ ہو لئے تھے ورنہ ان کی گرفتاری کا کوئی حکم نہ تھا۔

سید احمد نور پیدل اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہوگئے۔ شمخیل (ہاشم خیل) میں رات گزاری صبح علی خیل آئے جہاں چھاؤنی تھی اور مقامی حاکم سردار عطا محمد خان رہتا تھا اسے سردار عبدالرحمٰن جان کا خط دکھایا اور پھر اپنے گاؤں میں آگئے۔

پندرہ بیس دن کے بعد انہوں نے اپنے رشتہ داروں کو بتایا کہ وہ اب قادیان جائیں گے پھر خدا معلوم کب واپس آئیں یا نہ آسکیں۔ آپ کی والدہ محترمہ اور بھائی سید صاحب نور صاحب ساتھ جانے کو آمادہ ہوگئے گاؤں کے نمبردار کو پتہ لگا تو اس نے حاکم سردار عطا محمد خان کو اطلاع کردی کہ یہ شخص اپنے رشتہ داروں سمیت قادیان جارہا ہے اور بے دین ہو جائے گا۔ ظاہر یہ کرتا ہے کہ حج کرنے کو جاتا ہے یہ ہمارے گاؤں کے معزز لوگوں میں سے ہیں ان لوگوں کے جانے سے ہمارا گاؤں اجڑ جائے گا۔ حاکم نے کچھ سپاہی گرفتاری کے لئے بھجوائے اس وقت سید صاحب نور گھر پر نہیں تھے۔ سپاہی سید احمد نور اوران کے چچا سید نور محمد کو گرفتار کر کے لے گئے۔ سردار عطا محمد خان کو چونکہ سید احمد نور صاحب سردار عبدالرحمٰن جان کا خط دکھا چکے تھے اس لئے اس نے ان کو گرفتار تو کرلیا لیکن کوئی سختی ان پر نہیں کی گئی حاکم نے سید محمد نور صاحب سے دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے انہوں نے جواب دیا کہ میرا ارادہ تو کہیں جانے کا نہیں میرے متعلق کسی نے جھوٹی رپورٹ کردی ہے۔ سید احمد نور صاحب نے بھی حاکم سے کہا کہ میرے چچا کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں رپورٹ تو میرے بارہ میں کی گئی ہے اس لئے میرے چچا کو چھوڑ دیا جائے اس پر حاکم نے سید محمد نور صاحب کو رہا کردیا

پھر حاکم نے سید احمد نور سے کہا کہ ان کے بارہ میں اسے اطلاع دی گئی ہے کہ وہ حج کو جا رہے ہیں حالانکہ حج کو نہیں بلکہ قادیان جارہے ہیں اور اس طرح ان کا تمام خاندان قادیانی ہو جائے گا۔ حاکم کو یہ بھی خطرہ تھا کہ اگر اس امر کی رپورٹ کسی نے کابل میں کردی تو اس پر بھی سختی ہوگی۔ سید احمد نور نے حاکم سے کہا کہ اگر وہ حج کو جاتے تو جائیداد فروخت کرتے یا روپیہ حاصل کرنے کے لئے کوئی اور صورت کرتے یہ درست نہیں، وہ حج کو نہیں جارہے اور نہ ان کے پاس حج کے سفر کے اخراجات کے لئے کوئی رقم ہے اس بات کا حاکم پر اچھا اثر پڑا اور اس نے سید احمد نور کو بیٹھنے کو کہا اور انہیں چند روز علی خیل میں نظر بند رکھا کچھ آدمی آکر انہیں ملے اور کہا کہ ہم تمہارے ضامن بننے کے لئے تیار ہیں تاکہ انہیں رہائی مل جائے سید احمد نور نے انہیں کہا کہ وہ ان کے ضامن نہ بنیں کیونکہ ان کا تو پختہ ارادہ قادیان جانے کا ہے لیکن ان کے جانے کے بعد ان کے ضامنوں کو بلاوجہ تکلیف ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ میرے اردگرد اگر لوہے کی دیواریں بھی ہوں تو وہ بھی مجھے راستہ دیں گی میں انشاء اللہ چلا جاؤں گا مگر اس طرح دھوکہ سے کسی کو ضمانت میں پھنسا کر نہیں جانا چاہتا۔

سید احمد نور صاحب کے یقین کی وجہ دراصل یہ تھی کہ وہ جب قادیان سے روانہ ہونے والے تھے تو انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ وہ قادیان سے باہر نہیں جانا چاہتے تو حضورؑ نے ان کو فرمایا تھا کہ اس وقت تم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ چلے جاؤ تم بعد میں واپس قادیان آجاؤ گے۔

علی خیل میں سید احمد نور صاحب کے بھائی سید صاحب نور بھی ان کو ملنے آئے انہیں سید احمد نور نے کہا کہ تم پہاڑوں میں سے ہو کر انگریزی علاقہ میں چلے جاؤ۔ میں بعد میں آجاؤں گا مجھے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

سید احمد نور صاحب کی نظر بندی ایسی تھی کہ انہیں ایک کمرہ رہائش کے لئے دیا گیا تھا۔ ہتھکڑی وغیرہ نہیں لگائی گئی تھی۔ ایک روز وہ اپنے کمرے سے باہر نکلے۔ چھاؤنی میں ایک جگہ نماز پڑھی وہاں ایک فوجی جرنیل آیا اس نے سید احمد نور کو پہچان لیا اوران سے چھاؤنی میں آنے کی وجہ دریافت کی سید احمد نور نے کہا کہ میں یہاں نظر بند ہوں سردار عطا محمد خان نے مجھے یہاں روکا ہوا ہے۔ اس پر اس جرنیل نے خفگی کا اظہار کیا کہ تمہارے جیسے نیک آدمی کو نظر بند رکھنا بہت بری بات ہے۔ دونوں نے چھاؤنی کی ایک مسجد میں نماز پڑھی۔ جرنیل نے سید احمد نور کو تحفۃً چائے وغیرہ دی اور پھر وہ چلا گیا۔

سید احمد نور صاحب عصر کے وقت چھاؤنی علی خیل سے نکلے اور شام کو اپنے گھر پہنچ گئے گھر والے ان کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ کس طرح نظر بندی سے نکل آیا۔

سید احمد نور نے رشتہ داروں سے مشورہ کیا تو سب نے خوشی سے قادیان جانے کی اجازت دے دی یہ طے پایا کہ اسی رات کو نکل چلیں تاکہ حاکم کی طرف سے روک پیدا کرنے کی نوبت نہ آئے رات کو بارہ بجے کے قریب روانہ ہوئے اس وقت بعض آدمی باہر کام میں مصروف تھے انہوں نے دیکھ لیا اور نمبردار کو اطلاع کردی۔ گاؤں کے لوگ مسلح ہو کر نکل آئے اوران کو جانے سے روک دیا اور کہا کہ جب اس کی خبر حکومت کو ملے گی تو ہم سب گرفتار کر لئے جائیں گے۔ ہم آپ کو نہیں جانے دیں گے۔

سید احمد نور صاحب نے ان سے کہا کہ تم نے حاکم کو رپورٹ کرنی تھی سو وہ تم کر چکے ہو۔ اب ہمارے نکلنے سے تم پر کیا الزام آئے گا۔ میں تو اس ملک میں واپس نہیں آؤں گا سید احمد نور نے گاؤں والوں سے کہا کہ میرے باپ نے تمہیں دین سکھایا اور میں نے بھی تمہاری ضرورت پڑنے پر ہر طرح مدد کی اب اگر تمہارے رپورٹ کرنے پر حکومت حضرت شہید مرحوم کی طرح مجھے بھی مار دے گی تو تمہیں کیا فائدہ ہوگا۔ کافی دیر بحث ہوتی رہی لیکن وہ لوگ نہ مانے اور روکنے پر اصرار کرتے رہے اسی حالت میں سید احمد نور صاحب کو کشف ہوا وہ بیان کرتے ہیں کہ:

"میں نے دیکھا زمین مجھے کہتی ہے کہ تم جاؤ اگر تم کہو تو ان میں سے ایک ایک آدمی کو پکڑ لوں۔ پھر میں نے دیکھا کہ میرا گھر، زمین، سازوسامان اور مال مویشی سب ایک طرف کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا ہمیں چھوڑ کر چلے جاؤ گے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی ذات تھی پھر سب کچھ غائب ہو گیا اور محض اللہ تعالیٰ کی ذات باقی رہ گئی جب یہ حالت دور ہوئی تو دیکھا کہ گاؤں والے کھڑے ہیں میں نے ان کو پختہ یقین اور دھڑلے سے کہا کہ اب ہم ضرور جائیں گے ہمیں کوئی نہیں روک سکے گا۔ میری بات کا ان لوگوں پر بہت اثر ہوا اور نمبردار میرے پاؤں پر گر پڑا اور بولا کہ بے شک تم لوگ چلے جاؤ مگر ہمارے خلاف بددعا نہ کرنا۔ میں نے ان سے کہا کہ اب میں تمہیں اس شرط پر معاف کروں گا کہ تم سب مسلح ہو کر ہمارے ساتھ چلو اور اپنی حفاظت میں ہمیں سرحد پار کروا دو اس پر گاؤں والے بندوقیں لے کر ہمارے ساتھ چلے اور ہمیں افغانستان کی سرحد سے گزار دیا وہاں ہم نے ان کو رخصت کردیا

(قلمی مسودہ صفحہ ۵ تا ۱۰۔ شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ ۲۱ تا ۲۳)

انگریزی عملداری میں داخلہ اور قادیان کو روانگی

انگریزی علاقہ میں آکر سید احمد نور نے قیام کیا، آگ جلائی اور رات گزارنے کا اہتمام کیا وہ خود تو جاگتے رہے لیکن ان کے بھائی سید صاحب نور صاحب سوگئے۔ آنکھ کھلنے پر انہوں نے بتایا کہ خواب میں انہوں نے یہ الفاظ سنے ہیں "وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا"۔ سید احمد نور صاحب نے کہا کہ یہ تو بہت اچھی خواب ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

خطبہ جمعہ

ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھادو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ

آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد کی روشنی میں احباب کو نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز–
فرمودہ بتاریخ ۱۳ر اگست ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۳ر ظہور ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ) بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –
اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

اِنّ ربّكَ وَاسِعُ المَغْفرةِ هُوَ اَعْلَمُ بكُم اِذ اَنشَاَ كُمْ مِّنَ الاَرْضِ
وَ اِذْ اَنتم اَجِنَّةٌ فی بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُم فَلَا تُزَكّوْا اَنْفُسَكُم هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتّقىٰ.

(سورة النجم: آیت ۳۳)

یقیناً تمہارا ربّ مغفرت کے لحاظ سے بہت وسعت رکھتا ہے وہ تمہیں اس وقت بھی جانتا تھا جب اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں بطور جنین تھے پس تم اپنے نفسوں کو پاک نہ ٹھہرایا کرو۔ وہی اسے زیادہ جانتا ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے۔

یہ آیت ایسی لمبی حدیث کا عنوان بنائی گئی ہے جس میں جب سے دنیا بنی ہے، جب تک دنیا رہے گی قسموں کے لحاظ سے انسان کو جتنی قسموں میں بانٹا جاسکتا ہے سب کا ذکر ہے ایک بھی باہر نہیں رہا۔ جتنا مرضی آپ زور لگا کر دیکھیں اس سے باہر آپ کو کسی انسان کی کوئی قسم نظر نہیں آئے گی۔ اسی فطرت پر وہ پیدا ہوئے ہیں، اسی پر وہ جاری رہیں گے، اسی پر وہ جان دیں گے۔ اس لئے آج میں نے صرف ایک حدیث ہی، وہی لمبی حدیث آپ کے سامنے پیش کرنی ہے اس لئے مجھے آنے میں کوئی جلدی نہیں تھی کیونکہ مختصر خطبہ ہوگا۔ اگرچہ حدیث لمبی ہے لیکن کوشش یہی ہوگی کہ تھوڑے وقت میں یہ سارا خطبہ بیان ہو جائے۔ آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس جو اسی حدیث سے تعلق رکھتا ہے وہ بھی پیش کیا جائے گا۔

عن ابی سعیدِ الخدری قال صلّی بنا رسول اللہ ﷺ یوماً صلوٰة العصر بنهارٍ ثمّ قام خطیباً فلم یدع شیئاً یکون الی قیامِ السّاعة الاّ اخبرنا به. حَفِظَه مَن حَفِظَه وَ نَسِیَه من نَسِیَه. وَ کان فیما قال: انّ الدّنیا حُلوةٌ خضرةٌ و انّ اللّٰه مستخلفُکم فیها فناظرٌ کیف تعملون ...... یہ وہ لمبی حدیث ہے جس کا آغاز میں نے آپ کو پڑھ کر سنا دیا ہے۔ اب میں وقت کی خاطر صرف اس کا ترجمہ بیان کروں گا۔ یہ ترمذی کتاب الفتن سے لی گئی ہے۔ باب ماجآء ما اخبر النبیُّ ﷺ اصحابَه۔ اب اس کا ترجمہ غور سے سنئے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور قیامت تک ہونے والی تمام باتوں کی ہمیں خبر دی۔ کچھ لوگوں نے تو ان باتوں کو یاد رکھا اور کچھ لوگ ان کو بھول گئے اور جو کچھ حضورؐ نے بیان فرمایا اس میں یہ بات بھی شامل تھی۔ یہ دنیا میٹھی اور سرسبز و شاداب ہے اور اللہ تعالیٰ تم کو اس میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہے پھر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ سنو دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو اور اُن باتوں میں یہ بھی فرمایا کسی شخص کو لوگوں کا خوف سچ بات کہنے سے نہ روکے۔

یہاں عورتوں سے بچو سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں مرد کو سب سے بڑا فتنہ عورت ہی کی طرف سے درپیش ہوتا ہے اور قیامت تک یہی رہے گا۔ ہمیشہ ہمیش کے لئے دنیا کا خلاصہ یہی ہے کہ لھو و لعب کی دنیا ہے اور اس پہلو سے عورت پر غلط نظر اٹھانا یا اور زیادتیاں کرنا یہ مرد کا پیشہ بن گیا ہے۔ فرمایا عورتوں سے بچو اور یہ بھی فرمایا کہ کسی کو لوگوں کا خوف سچ بات کہنے سے نہ روکے جب کہ وہ اسے جان چکا ہو۔

راوی کہتے ہیں کہ ابو سعید رونے لگ گئے اور کہا کہ خدا کی قسم ہم نے بہت سی باتیں دیکھی ہیں لیکن ہم ڈر گئے۔ ان باتوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ سنو ہر عہد شکن کے لئے اس کی عہد شکنی کے مطابق قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور اس عہد شکنی سے بڑی کوئی غداری نہیں جو لوگوں کے امام سے کی جائے۔

یہاں اگرچہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی فطری حیا کی وجہ سے امام کی وضاحت نہیں فرمائی مگر بلاشبہ اس میں حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ ہی مراد ہیں۔ وہی قیامت تک کے امام ہیں۔ پس جو آپؐ سے غداری کرے گا وہ سب سے بڑا غدار شمار ہوگا۔

اُس کا جھنڈا اس کی پشت کے پاس گاڑا جائے گا اور اس روز کے خطبے میں سے جو کچھ ہم نے یاد رکھا اس میں یہ بھی تھا کہ بنی آدم کو مختلف طبقات پر پیدا کیا گیا ہے ان میں سے بعض مومن پیدا ہوتے ہیں۔

اب یہ ہے جو بہت توجہ اور انہماک سے سننے والی بات ہے۔ ”بعض مومن پیدا ہوتے ہیں اور

مومن ہونے کی حالت میں زندگی گزارتے ہیں اور مومن ہونے کی حیثیت میں ہی مرتے ہیں'۔ آغاز سے لے کر انجام تک مومن پیدا ہوتے ہیں، مومن زندگی گزارتے ہیں اور مومن ہی کے طور پر مرتے ہیں۔ 'لیکن بعض ایسے ہیں جو کافر پیدا ہوتے ہیں اور کافر ہونے کے عالم میں زندگی بسر کرتے ہیں اور کافر ہی مر جاتے ہیں، اور بعض ایسے بھی ہیں جو مومن پیدا ہوتے ہیں، حالتِ ایمان میں زندگی بسر کرتے ہیں لیکن کافر ہونے کے عالم میں مر جاتے ہیں۔ بعض ایسے ہوتے ہیں جو کافر پیدا ہوتے ہیں کافر ہونے کے عالم میں زندگی بسر کرتے ہیں اور مرتے وقت مومن ہوتے ہیں۔

اور سنو کہ یقیناً ان میں سے بعض غصہ میں دھیمے ہوتے ہیں لیکن ان کا غصہ جلد ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ بعض غصہ میں جلدی آجاتے ہیں اور ان کا غصہ بھی جلدی ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو یہ حالت دوسری حالت کے عوض ہو جاتی ہے یعنی ان کا یہ طرز عمل ان کی پہلی حالت کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور سنو ان میں سے بعض غصے میں جلدی آجاتے ہیں اور دیر سے دھیمے پڑتے ہیں۔ سنو کہ ان میں سے بہتر وہ ہے جسے غصہ دیر سے آئے اور جلدی اتر جائے اور سنو کہ تم میں سے سب سے برا وہ ہے جو جلدی غصہ میں آنے والا اور دیر سے دھیما پڑنے والا ہو'۔ غصے سے ابلتا رہتا ہے اور غصہ دھیما پڑنے کا نام نہیں لیتا۔

'اور سنو کہ ان میں سے بعض قرض کی ادائیگی میں بھی اچھے ہیں اور قرض کا تقاضا کرنے میں بھی اچھے ہیں۔ اور ان میں سے بعض قرض کی ادائیگی میں بہت برے اور قرض کی واپسی کا تقاضا کرتے وقت بہت اچھے ہیں'۔ یعنی قرض دیتے وقت بہت چھان بین کرتے ہیں، بہت احتیاطیں برتتے ہیں تو اس کا طبعی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ قرض کی واپسی کا تقاضا کرتے وقت بہت اچھے ہیں۔ 'اور ان میں سے بعض قرض کی ادائیگی بہت اچھی طرح کرتے ہیں' اور دیتے وقت بھی بڑی خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں ہم سے لے لو، ہم سے قرض لو اپنی ضرورتیں پوری کرو۔ 'اور واپسی کا تقاضا بہت برے طریق سے کرتے ہیں اور اس طرح یہ حالت دوسری حالت کے عوض ہو جاتی ہے (یعنی اس کا پہلا طرز عمل دوسرے طرز عمل کا کفارہ ہو جاتا ہے)۔ اور ان میں سے بعض قرض کی ادائیگی بھی برے طریق سے کرتے ہیں اور مقروض سے قرض کی واپسی کا تقاضا بھی برے طریق سے کرتے ہیں۔ سنو! ان میں سے بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی میں بھی اچھا ہو اور قرض کی واپسی کا تقاضا کرنے میں بھی اچھا ہو اور سنو کہ ان میں سے برا وہ ہے جو برے طریق سے قرض ادا کرے اور برے طریق سے ہی قرض کی واپسی کا مطالبہ کرے۔

اور سنو کہ غصہ ابن آدم کے دل میں ایک انگارہ ہے۔ کیا کبھی تم نے کسی (مغلوب الغضب شخص) کی آنکھوں کی سرخی اور گردن کی رگوں کے پھول جانے کی طرف نہیں دیکھا۔ پس جس شخص کو کبھی ایسی کیفیت کا سامنا ہو تو وہ زمین سے چمٹ جائے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مڑ مڑ کر سورج کی طرف دیکھتے تھے کہ کیا اس میں سے کچھ باقی رہ گیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں سے بھی اتنا ہی باقی رہ گیا جیسا کہ تمہارے آج کے دن میں سے جتنا حصہ باقی رہ گیا ہے۔ (ترمذی. کتاب الفتن باب ما جاء ما اخبر النبی ﷺ اصحابه بما هو كائن الى يوم القيامة)

یہ وہ حدیث ہے جس کی تشریح جتنی بھی کی جائے وہ کم ہے لیکن اگر آپ اپنے نفسوں پر بھی غور کریں اپنے ماحول پر بھی غور کریں تو ایک بات کی آپ گواہی دیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو انسانی فطرت کا جیسا علم تھا ایسے کبھی دنیا میں کسی کو نہیں ملا اور قیامت تک نہیں ہوگا۔ انسانی فطرت کی جو تقسیمیں فرمائی ہیں ان سے باہر ایک بھی نمونہ نظر نہیں آئے گا۔ چاروں طرف نگاہ دوڑا کر دیکھ لیں آپ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بیان فرمودہ انسانوں کی شخصیت سے باہر کوئی شخصیت دکھائی نہیں دے گی۔

اسی تعلق میں اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میں اقتباس پڑھتا ہوں اور اس کے بعد یہ آج کا خطبہ ختم ہو جائے گا کیونکہ اس دفعہ بہت خطبات ہوئے ہیں، بہت نصیحتیں ہوئی ہیں۔ اب تو آخری نصیحت یہی ہے کہ اپنے دلوں میں ان نصیحتوں کو گاڑو اور غور کرتے رہو اور اسی پر اس حالت میں جان دو کہ اللہ کی رضا کی نگاہیں تم پر پڑ رہی ہوں اس سے زیادہ میری اور کوئی دعا نہیں ہے اور اسی دعا کا میں اپنے لئے آپ سے تقاضا کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ"۔

جن کو تمسخر کی عادت پڑتی ہے وہ دوسرے کو تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں وہ لازماً جھوٹے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے تمسخر پر جو لوگ ان کو داد دیتے اور ہنستے ہیں اس کے نتیجے میں وہ مزید جھوٹ بول بول کر فرضی باتیں بیان کر کر کے اس مجلس کا ہیرو بن جاتے ہیں اور اس طرح پھسلتے پھسلتے بہت دور نکل جاتے ہیں۔ اتنی دور بھی جا سکتے ہیں کہ ان کی واپسی ناممکن ہو سکتی ہے سوائے اللہ کے فضل کے جو پیشتر اس کے کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائیں ان کو روک دے اور ان کی واپسی کا سفر پھر شروع ہو جائے۔

"تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے"۔ یہ وہی بات ہے جس کی تفصیل میں بیان کر چکا ہوں۔

"آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو"۔

اس جلسہ سالانہ پر خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہ توفیق ملی ہے کہ جتنے کارکن تھے جتنے میزبان تھے اور جتنے مہمان تھے ان سب نے ہی کوشش کی کہ وہ تکلیف اٹھا کر بھی دوسرے کے آرام کا انتظام کر سکیں۔

"اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔ تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو گے"۔ دین کی حمایت میں جتنا بس چلتا ہے کوشش کرتے رہو گے۔ "تو خدا تعالیٰ تمام رکاوٹوں کو دُور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے"۔ جیسا کہ اپنی آنکھوں سے ہم نے نظارہ دیکھا ہے خدا تعالیٰ یہی کامیابیاں ہمیشہ جماعت کے مقدر اور جماعت کے نصیب میں رکھے۔

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے"۔ یہ سلسلہ بھی جاری ہے جماعت میں ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینکا جاتا ہے تاکہ ان کے بد اثر سے باقی لوگ محفوظ رہیں اور اس سلسلے میں بظاہر بے دردی سے کام لیا جاتا ہے مگر جس طرح زمیندار لازماً ایسی صورت میں بے دردی ہی سے کام لیتا ہے مگر نیکوں کی خاطر ظالموں سے بیدردی کرتا ہے۔ "ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور

MF Gastro Inhaber: Mazhar Farooq
Gastronomie-Einrichtungen
Mainzer Straße 13
64521 Groß-Gerau
Telefon (0 61 52) 92 68 86
Telefax (0 61 52) 92 68 86
Mobil (01 77) 215 43 16
Kaffeemaschinen
Aufschnittmaschinen
Hähnchengrills
Wandhauben
Pizzaöfen
Umluftkühlschränke
Spülmaschinen
Kühltheken
Kühlzellen
Teigknetmaschinen
Teigausrollmaschinen
Gyrosgrills usw.
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
جرمنی میں
احمدی بھائیوں کی اپنی دوکان
کم قیمت میں معیاری سامان
نیز سروس اور ٹرانسپورٹ کا انتظام

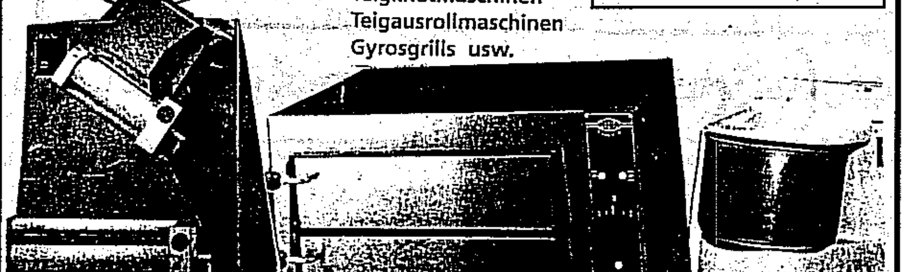

Earlsfield Properties
Landlords & landladies
Guaranteed rent
your properties are urgently required
Tel: 0181-265-6000

میں ڈال دیوے سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی اور اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں اور ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے"۔

یہ بھیڑ اور بکریوں کے سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کشف بھی ہے کہ بہت سی بھیڑیں اور بکریاں ذبح کرنے کے لئے لٹائی جارہی ہیں اور اس پر الہام ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو تمہاری دعاؤں کے ذریعے تم سے تعلق نہ ہوتا تو ان بھیڑ بکریوں کی طرح تمہاری حالت تھی تم بھی کسی رحم کے مستحق نہیں تھے۔

فرماتے ہیں: "سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بے کار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تاکہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ...... اور اس بات کو وصیت کے طور پر یاد رکھو کہ ہرگز تندی اور سختی سے کام نہ لینا بلکہ نرمی، آہستگی اور خُلق سے ہر ایک کو سمجھاؤ"۔

(الحکم جلد ۲ نمبر ۱۲ و ۱۳ صفحہ ۱۰۔ پرچہ ۲۰ و ۲۷ مئی ۱۸۹۸ء)

اس جامع و مانع حدیث اور اس کی جامع و مانع تشریح پر ہی میں آج اس خطبے کو ختم کرتا ہوں اس میں بہت کچھ بیان کیا گیا ہے آپ کی ساری زندگیوں کے لئے سوچنے سمجھنے کے سبق آگئے ہیں۔ امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل کھولے گا اور دلوں کو وہ بصیرت عطا فرمائے گا جو بصیرت ان باتوں کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے اور جس بصیرت سے انسان اپنی آنکھیں بند رکھتا ہے۔ زندگی بہت غفلتوں میں کٹ جاتی ہے اپنے وہم میں خیال کرتا ہے کہ میں نیکی کر رہا ہوں لیکن جب آنکھ کھلتی ہے تو سوائے عذاب کے اور کچھ باقی نہیں رہتا۔ تڑپ تڑپ کر وہ خدا کے حضور بخشش کی دعائیں مانگتا ہے پھر اللہ کی مرضی ہے جس کو چاہے بخش دے جس کو چاہے اس کو سزا دیدے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بخش دے اور ہم سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔

بقیہ:۔ "غانا میں تربیتی کورس" از صفحہ آخر

ہوا اور یہ ۲۸ / اپریل ۱۹۹۹ء تک جاری رہا۔ اس میں غانا کے مختلف ریجنز کے ۲۷ / نومبائعین آئمہ شریک ہوئے۔

مورخہ ۱۶ / اپریل کو اس کی افتتاحی تقریب کا آغاز مکرم و محترم حافظ جبرائیل سعید صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ غانا کی زیر صدارت، تبلیغی سینٹر میں ہوا۔ صدر مجلس نے سب آئمہ کو خوش آمدید کہا اور افتتاحی دعا کرائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی مظفر احمد خالد صاحب ریجنل مشنری نے شرکاء سے خطاب کیا اور کورس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ پھر مکرم ڈاکٹر یوسف احمد اڈوسی صاحب نے مختصر نصائح سے نوازا اور آخر پر اشانٹی ریجن کے صدر مکرم عبداللہ ناصر بوٹنگ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

یہ کلاس روزانہ پانچ گھنٹے جاری رہی۔ اس دوران شرکاء کے لئے مختلف پیریڈز کا انتظام کیا گیا۔ مختلف علماء کو بعض مخصوص موضوعات پر تقاریر کرنے کے لئے مدعو کیا گیا۔ وہ اپنے مقررہ پیریڈ میں تشریف لاتے اور طلباء کو مقررہ موضوعات پر نوٹس لکھواتے اور اپنے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالتے۔ بعض موضوعات پر بلحاظ اہمیت ایک سے زائد پیریڈ صرف کئے گئے۔ ان لیکچرز کے دوران آئمہ کے لئے انگریزی سے ان کی لوکل زبان Dagbani میں بھی رواں ترجمہ کیا جاتا رہا۔

امام مہدی کا ظہور، مسئلہ خاتم النبیین اور وفات مسیح جیسے موضوعات پر انہیں تیرہ صفحات پر مشتمل تحریری مواد بھی بطور نصاب فراہم کیا گیا جس میں آیات قرآنیہ اور احادیث بمعہ ترجمہ درج تھیں۔

عملی پروگرام

نماز باجماعت اور نماز جمعہ کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ باقاعدگی سے روزانہ کچھ وقت کے لئے دکھایا جاتا رہا۔ جماعتی تقریبات مثلاً حضور پرنور ایدہ اللہ کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر خطابات پر مشتمل ویڈیو کیسٹس دکھائی گئیں نیز مجالس سوال و جواب بھی منعقد ہوتی رہیں۔

جماعتی اداروں کا تعارف

ان شرکاء کو جماعتی اداروں کی سیر کروائی گئی۔ اس سیر کے دوران انہیں ان اداروں کا تعارف کروایا گیا اور ان سے متعلقہ ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ آخر پر انہیں جماعت احمدیہ اکرافو کے قبرستان بھی لے جایا گیا جہاں جماعت احمدیہ غانا کے ابتدائی بزرگان مدفون ہیں۔ خاص طور پر مکرم و محترم چیف مہدی آپا کی قبر پر دعا کی گئی جنہوں نے غانا میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی تھی اور ان کے توسط سے آگے یہ فیض پھیلا۔

اختتامی تقریب

مورخہ ۲۸ / اپریل کو اکرا میں واقع غانا کے احمدیہ مرکزی ہیڈ کوارٹر میں آئمہ کے اس کورس کی اختتامی تقریب ہوئی۔ یہ تقریب مکرم و محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ ایک امام نے تلاوت کی، بعد میں ایک نظم ہوئی پھر دو آئمہ نے کورس کے بارہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ بعد میں سب شرکاء کی خدمت میں کتابیں منتخب آیات قرآنیہ، منتخب احادیث اور Prayer Book پر مشتمل تحفہ پیش کیا گیا۔ پھر مکرم و محترم حافظ جبرائیل سعید صاحب نائب امیر نے خطاب کیا اور آخر پر مکرم و محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا نے آئمہ کو نصائح فرمائیں۔ تمام آئمہ رات اکرا میں رہے اور اگلے روز صبح اپنی اپنی منزلوں کو روانہ ہوئے۔

اس تربیتی کورس کی مکمل تدریس اور دیگر علمی و تعارفی پروگرام کے انچارج مکرم عبدالرحمان بن ہارون صاحب تھے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کورس بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ جملہ انتظامیہ کو اپنے فضل سے جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کورسز کے نیک ثمرات مترتب فرمائے۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

قرض کی ادائیگی

حضرت عزیز دین صاحبؓ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی مبارک یادوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک وقت مَیں قادیان میں تھا کہ سیٹھ عبدالرحمان صاحبؓ مدراس والے وہاں آئے ہوئے تھے جن کا اسباب کا لدا ہوا جہاز گم ہو گیا تھا اور وہ ابتلاء میں تھے۔ حضرت صاحب سے مشورہ لیتے تھے کہ جہاز گم ہو گیا ہے اور روپے کی زیرباری ہو گئی ہے۔ قرض خواہ، قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرتے ہیں تو پھر کیا دیوالیہ نکال دیا جائے یا اور جو تجویز آپ فرماویں عمل میں لائی جائے اور دعا بھی کریں۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ جو کچھ بھی آپکے پاس ہے یعنی ظاہری جائیداد اور باریک در باریک چیزیں بھی قیمتی جو تمہارے پاس ظاہر اور نہاں ہیں قرض خواہوں کے آگے پیش کر دیں اور ہم انشاء اللہ دعا بھی کریں گے۔ چنانچہ سیٹھ صاحب نے ایسا ہی کیا یعنی جو چیزیں نہاں در نہاں پردہ میں انکے پاس تھیں انہوں نے سب قرض خواہوں کو بلا کر پیش کر دیں۔

جب قرض خواہوں نے ظاہر جائیداد کے علاوہ اور قیمتی چیزیں بھی دیکھیں جو انکے خواب خیال میں بھی نہیں آسکتی تھیں کہ ان کے پاس ہوں گی تو تمام قرض خواہ سیٹھ صاحب کی ایمانداری پر قربان ہو گئے اور انہوں نے انکی تمام جائیداد زیورات اور قیمتی چیزیں سب کی سب سیٹھ صاحب کو واپس کر دیں اور کہا کہ ہمارا دل مطمئن ہو گیا ہے تم اس روپے سے یا اور ضرورت ہو تو ہم سے لے کر اپنا کاروبار جاری رکھو اور جب تمہارے پاس روپیہ ہو جائے تو ہمارا قرض ادا کر دیں۔

خدا کی قدرت کہ تین سال بعد گم شدہ جہاز کہیں پکڑا گیا اور آخر وہی جہاز مع تمام اسباب کے ان کو دستیاب ہو گیا۔ یعنی تقریباً تین لاکھ کا مال ان کو مل گیا جس سے سیٹھ صاحب نے تمام قرض بھی اتار دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا حال بھی آسودہ کر دیا۔ اس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی تجویز پر عمل کرنے اور دعا سے سیٹھ صاحب کی بگڑی بن گئی۔

(رجسٹر روایات نمبر ۱ صفحہ ۱۹۲)

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.

At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ Dishes from 35cm to 1.2m

These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.

MAIL ORDER EXPORT

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

+ All prices are exclusive of VAT

ASIANET BANGLA TV SONY skydigital ZEE TV

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 0181-553-3611

وہ مزید بتاتے ہیں کہ تھوڑے حالات ٹھیک ہوئے تو عیسائیوں نے گاؤں گاؤں جاکر لوگوں سے ہمدردی شروع کی اور کہاکہ دیکھو صرف عیسائی مذہب تمہارے پاس آیا ہے اور کوئی آپ کو پوچھنے نہیں آتا۔ یہ خبر جب احمدی مبلغ کو ملی تو انہوں نے بھی بڑے مشکل حالات کے باوجود سارے علاقہ کا دورہ کیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے ہاتھ سے جو مسلمان تھے انہیں عیسائی ہونے سے بچالیا۔

سینیگال:

دورانِ سال سینیگال میں

☆......۱۶۲/ مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا جن میں سے ۱۲۷/ مقامات پر نظام جماعت قائم ہوچکا ہے۔ ۴۳/ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ۱۵/ نئی تعمیر کی گئی ہیں اور ۲۸/ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

☆......انہوں نے دورانِ سال اماموں کی طرف خصوصی توجہ دی ہے۔ ۳۷/ تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد ہوا جس میں ۲۴۵/ اماموں اور اساتذہ نے تربیت حاصل کی۔ اس سال کی بیعتوں کی تعداد پانچ لاکھ ساٹھ ہزار سے بڑھ چکی ہے۔

واقعات کے ضمن میں امیر صاحب سینیگال لکھتے ہیں:-

سینیگال کے علاقہ "لوگا" میں احمدی نہ تھے۔ لوگا کا ایک استاد جو پہلے ایک گاؤں "فِسل" میں پڑھاتا تھا، لوگا سے فِسل آیا تاکہ اپنے پرانے جاننے والے لوگوں سے ملاقات کرے۔ جب وہ فِسل پہنچا تو وہاں ایک احمدی استاذ بچوں کو پڑھا رہا تھا اور اس دوران فِسل کے لوگ احمدی ہو چکے تھے۔ اس نے فِسل کے احمدی استاذ سے پوچھا کہ آپ کس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ ہم خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں چنانچہ وہ چند دن وہاں ٹھہرا اور جماعت کے بارے میں تمام معلومات حاصل کیں اور وہیں بیعت کرلی اور کہاکہ آپ لوگا کے علاقہ میں جاکر وہاں بھی تبلیغ کریں۔ چنانچہ اس کی تبلیغ سے پچاس سے زیادہ گاؤں بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوگئے۔ اس طرح خدا سلسلہ وار یہ سلسلہ آگے بڑھاتا چلا جارہا ہے۔

سینیگال کا ایک علاقہ جو دوسو کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے اس علاقہ میں کوئی احمدی نہ تھا۔ بہت کوششیں کیں کہ اس علاقہ میں جماعت کا پودا لگ جائے لیکن تمام تر کوششوں کے باوجود کامیابی نہ ہوئی۔ حضور نے فرمایاکہ یہ سارے نام میں اس لئے پڑھ رہا ہوں کہ اب یہ مولوی ساری دنیا میں پراپیگنڈہ کریں گے کہ جھوٹ ہے نہ کوئی ایسا گاؤں ہے نہ کوئی ایسی جگہیں ہیں، یہ سب فرضی قصے ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ نام میں نے بتا دیئے، ان مولویوں اور ان کے چیلوں کا کام ہے کہ ایک ایک جگہ جاکر دریافت کرکے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ خدا کے فضل سے ان بیانات میں ایک ذرہ بھی جھوٹ نہیں۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں تبلیغ اور خدمتِ خلق کے دوران اس علاقہ میں کونگل کے قریب ایک گاؤں "دارو بمبارا" میں رکے تو اس گاؤں کا استاذ دوڑتا ہوا آیا اور پوچھنے لگا کہ آپ لوگ کون ہیں۔ ہم نے کہاکہ ہم احمدی مسلمان ہیں تو وہ استاذ کہنے لگا کہ میں بھی احمدی ہوں۔ ہم نے پوچھاکہ آپ کیسے احمدی ہیں۔ تو اُس نے بتایاکہ میں نے گاؤں چاکو میں بیعت کی تھی۔ کیا آپ منور کو جانتے ہیں۔ امیر صاحب نے کہا میں ہی منور ہوں تو اُس نے اِس خواہش کا اظہار کیاکہ اس علاقہ میں معلّمین بھجوائیں چنانچہ دو معلّمین کو وہاں بھجوایا گیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اللہ کے فضل وکرم سے اس علاقہ میں ڈیڑھ صد سے زائد گاؤں احمدیت میں داخل ہوئے۔

امیر صاحب سینیگال مزید تحریر کرتے ہیں کہ چند سال قبل جب خاکسار سینیگال کے قصبہ کسانار میں دورہ پر گیا تو ایک احمدی دوست نے بتایاکہ اس کا ایک ماموں جو غیر مسلم ہے اُس کے گاؤں چلیں۔ چنانچہ ہم اس کے گاؤں گئے۔ تبلیغ کرنے پر اس نے بتایاکہ اُس نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک غیر ملکی کے ذریعہ اسلام میں داخل ہوگا۔ چنانچہ آج میں اسلام میں داخل ہوتا ہوں۔ بعد ازاں اس کا سارا گاؤں اس کی متابعت میں احمدیت میں داخل ہوگیا۔ امسال جب ایک مبلغ کو اس علاقہ میں دو جلسوں کے انتظام کے لئے بھجوایا گیا تو اس نے اصرار کیاکہ پہلا جلسہ میرے ہی گاؤں میں ہوگا اَور کسی گاؤں میں نہیں ہوگا۔ چنانچہ ہم نے پہلا جلسہ اس نو مسلم کے گاؤں میں کیا۔ یہ شخص بہت غریب ہے لیکن جماعت کے ساتھ بہت محبت ہے۔ اپنی گائیوں میں سے سب سے بڑی گائے جلسہ میں آنے والے مہمانوں کی ضیافت کے لئے پیش کی اور تاکیداً یہ کہاکہ کسی کو یہ پتہ نہ چلے کہ یہ گائے کس نے دی ہے۔

ڈاکٹر عمر بلالے ایک مذہبی لیڈر ہے جس نے عرب ممالک سے دینیات میں تعلیم حاصل کی، مخالفوں کا ایجنٹ ہے۔ وہ سینیگال کے ریجن کولڈا میں جماعت کی مخالفت میں پیش پیش ہے۔ اُس نے کولڈا ریجن میں جماعت کے خلاف کئی اجتماعات کئے۔ ایف۔ ایم ریڈیو پر جماعت اور بانی جماعت کے خلاف تقاریر کیں۔ خدا تعالیٰ نے اُس کے منہ سے ایسے الفاظ نکلوائے جو اب اس کی ذلت اور رسوائی کا موجب بن رہے ہیں مثلاً یہ اعتراض کیاکہ جماعت احمدیہ کا قبلہ کعبہ نہیں بلکہ برطانیہ ہے۔ اب یہ ایک ایسا کھلا جھوٹ تھا جسے کسی نے تسلیم نہ کیا۔ چنانچہ اس علاقہ میں جماعت کی طرف سے پانچ مساجد تعمیر ہوچکی ہیں جن کا قبلہ وہی قبلہ ہے جو سب مسلمانوں کا قبلہ ہے۔ پس اسی وجہ سے اس کے اس دعویٰ کے نتیجہ میں لوگوں نے اسے جھوٹا کہہ کے اس کی کوئی بات نہ مانی اور یہ سارا علاقہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی آغوش میں آگیا ہے۔

بینن:

حضور نے فرمایا بینن سے متعلق ایک خطبہ جمعہ میں یہ ذکر کیا تھا کہ بینن ایک چھوٹا سا ملک ہے جہاں احمدیوں کی تعداد میں ہر سال چند سو اضافہ ہوا کرتا تھا۔ ان کو جب سال کا پانچ ہزار کا منصوبہ دیا گیا تو کچھ گھبرا بھی گئے مگر پورے توکّل کے ساتھ اور اطاعت کی روح کے ساتھ اس منصوبہ کو قبول کرلیا۔ انہوں نے بکثرت مسجدیں بنائیں اور آئمہ کی طرف خصوصی توجہ دی۔ وہاں سے امسال پہلی خوشخبری تو یہ ملی کہ پانچ ہزار کو ہم بڑا سمجھ رہے تھے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس علاقہ سے ۳۵/ ہزار افراد مہیا کردیئے ہیں۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ملک میں بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ ۵۴/ ہزار ۳۶۵ تک پہنچ چکی ہے۔

حافظ احسان سکندر صاحب امیر جماعت بینن بیان کرتے ہیں کہ جب خاکسار نے نارتھ کے علاقہ میں تبلیغ کے لئے جانے کا پروگرام بنایا تو مجھے وہاں کے بعض احباب جماعت کی طرف سے پیغام ملا کہ نہ آئیں۔ مخالفین کہتے ہیں کہ اگر ہم نے تبلیغ کی تو کوئی بھی زندہ واپس نہیں جائے گا۔ حافظ صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے انہیں پیغام بھیجا کہ خدا اور اس کے رسول ہمارے ساتھ ہیں۔ ہم وہاں آئیں گے وہ ہمیں مار بھی دیں گے تو ہم شہید ہوں گے اور یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے عطا کرتا ہے۔ چنانچہ ہم وہاں پہنچے اور سب سے پہلے شہر کے اس سرکردہ شخص کے پاس پہنچے جو ہمیں مارنے کی دھمکیاں دے رہا تھا اور اپنے آنے کا مقصد بتایاکہ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام کی تبلیغ کرنا چاہتے ہیں اور بتانا چاہتے ہیں کہ کس طرح ہم سب متحد ہوسکتے ہیں۔ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ان پیشگوئیوں کے بارہ میں بتانا چاہتے ہیں جو آپ نے مہدی علیہ السلام کے ظہور کے بارہ میں بیان فرمائی ہیں اور نظام خلافت کے بارہ میں بھی بتانا چاہتے ہیں جو مسلمانوں کی یکجہتی کی ضمانت ہے۔ وہ شخص جو ہمیں مارنے کے لئے کہہ رہا تھا ہماری باتیں سُن کر رات گیارہ بجے شہر کے امام کے گھر گیا اور اسے یہ ہدایت دی کہ وہ ہمیں تبلیغ کرنے کی اجازت دے۔ اس نے امام کو یہ بھی ہدایت کی کہ وہ لوگوں کو بلائے اور بتائے کہ احمدی لوگ آئے ہیں۔ وہ آکر ان کی تقریر سنیں اور اسلامی کتب کی نمائش دیکھیں۔ وہ جو ہمیں مارنے کے لئے پروگرام بنا رہے تھے۔ اگلے دن انہوں نے خود ہمارے کھانے اور رہائش کا انتظام کیا۔ اس علاقہ میں تبلیغی پروگرام شروع ہوا اور اللہ کے فضل سے ۲۵/ ہزار بیعتیں ہوئیں۔

ٹوگو:

یہ ملک بینن کے ماتحت ہے۔ ٹوگو ان ممالک میں سے ہے جہاں امسال پہلی مرتبہ عظیم الشان کامیابیوں کے نئے میدان جماعت کو عطا ہوئے ہیں۔

ٹوگو کو امسال جو ٹارگٹ دیا گیا تھا وہ پندرہ ہزار کا تھا۔ جب انہوں نے پندرہ ہزار مکمل کیا تو تحریک کی گئی کہ اسے ڈبل کریں اور تیس ہزار تک پہنچیں۔ انہوں نے جلد ہی تیس ہزار کا مطمح نظر حاصل کرلیا۔ پھر لکھا گیا کہ اب آپ کو پچاس ہزار کرنا ہے۔ جب انہوں نے پچاس ہزار مکمل کرلیا تو تحریک کی گئی کہ اب آپ نے ایک لاکھ سے آگے بڑھنا ہے۔ الحمدللہ کہ آخری خبریں آنے تک یہ ایک لاکھ سے آگے بڑھ چکے ہیں اور ان کی بیعتوں کی مجموعی تعداد ایک لاکھ دس ہزار ۷۶۵ ہے۔

بنگلہ دیش:

بنگلہ دیش میں بھی امسال اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بیداری کی لہر ہے۔ مختلف جگہوں سے غیر از جماعت دوستوں کے قافلے بسوں کے ذریعہ جماعت کے مرکز ڈھاکہ پہنچ رہے ہیں۔ وہاں ایک دو روز قیام کرتے ہیں، سوال وجواب کی مجالس ہوتی ہیں۔ ایک بڑی تعداد ان میں سے بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق پارہی ہے۔ جو داخل ہورہے ہیں وہ اخلاص اور ایمان میں بہت جلد جلد ترقی کررہے ہیں۔

میر محمد علی صاحب امیر بنگلہ دیش لکھتے ہیں:-

امسال عیدالاضحیٰ کے موقع پر غرباء میں قربانیوں کا گوشت تقسیم کیا گیا تو ایک مقامی مولوی صاحب نے صرف یہ دیکھ کر بیعت کرلی۔ انہوں نے لوگوں سے کہاکہ تم لوگ اپنے پیروں، فقیروں کے لئے بکریاں پیش کرتے ہو اور احمدیہ جماعت غریبوں کی خدمت میں بکریاں پیش کررہی ہے۔ پس یہی سچی جماعت ہے۔

بنگلہ دیش سے انگور الزمان صاحب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ۹۸ء کے آغاز میں بیعت کرلی۔ اس کے بعد انہوں نے خدا سے دعا کی کہ خدایا تیرے علم میں ہے کہ میرے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوکر فوت ہوگیا ہے۔ اب میرے ہاں صرف ایک ہی بچی ہے۔ گزشتہ بارہ چودہ سال سے ہمارے ہاں اور کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ میں تجھے احمدیت کی سچائی کا واسطہ دے کر درخواست کرتا ہوں کہ مجھے نرینہ اولاد عطا فرما۔ اس کے بعد ان کی اہلیہ حاملہ ہوئیں۔ انگور الزمان صاحب نے بیوی سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اب لازماً تمہارے ہاں بیٹا ہوگا کیونکہ حمل کا ٹھہرنا ہی قبولیتِ دعا کا نشان ہے۔ چنانچہ امسال فروری میں خدا تعالیٰ نے انہیں ایک بیٹے سے نوازا ہے۔

انڈونیشیا:

☆......انڈونیشیا میں امسال پندرہ نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور ان تمام مقامات پر نظام جماعت قائم ہوچکا ہے۔ امسال وہاں دس مساجد کا اضافہ ہوا ہے جن میں سے آٹھ نئی تعمیر ہوئی ہیں اور دو بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ چار تبلیغی اور تنظیمی مراکز کا اضافہ ہوا ہے جس کے ساتھ ایسے مراکز کی کُل تعداد اب ۱۰۳/ ہوگئی ہے۔

☆......انڈونیشیا کی جماعت اللہ کے فضل سے تبلیغ اور تربیت اور دوسرے پروگراموں میں

غیر معمولی رفتار سے آگے بڑھنے کی توفیق پارہی ہے۔ امسال ان کی بیعتوں کی تعداد ۲۳ ہزار ۱۲۳ ہے۔

☆......ایم۔ٹی۔اے کے تعلق میں انہوں نے نمایاں کام کیا ہے۔ اس وقت تک ۹۶ ڈش انٹینے لگا چکے ہیں۔ انہوں نے کثرت سے ایم۔ٹی۔اے کے لئے پروگرام تیار کر کے بھجوائے ہیں اور اب تک ۳۶۰ پروگرام نشر ہو چکے ہیں۔

☆......خدمت خلق کے کاموں میں بھی بہت نمایاں ہیں۔

گنی بساؤ

حضور انور نے فرمایا کہ ہر ملک میں نو احمدی اخلاص سے آگے بڑھ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ثابت قدمی دکھا رہے ہیں۔

امیر صاحب گنی بساؤ تحریر کرتے ہیں کہ ساؤتھ ریجن میں ایک دوست الحسن دین سامبو احمدیت قبول کرنے کے بعد ایک نڈر اور پُر جوش داعی الی اللہ کے طور پر خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایمان اور اخلاص میں نمایاں ترقی کی ہے۔ یہ مقامی عادات و بدعات کے سخت مخالف ہیں۔ ایک دن تبلیغ کے دوران ان کو مخالفین نے پکڑ لیا اور مارنا شروع کیا۔ یہ بتاتے ہیں کہ جب وہ مجھے اٹھا اٹھا کر نیچے مارتے تھے تو میں صرف اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہی پڑھتا رہا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے مارنے کا مجھے ذرہ بھی احساس نہیں ہوتا تھا۔

گنی بساؤ میں ہی ایک شخص کبیرو جاسی جماعت کے سخت مخالفین میں سے ہے اور کسی موقع پر بھی اس نے جماعت کی مخالفت اور بدزبانی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اپنے آپ کو اسلام کا لیڈر کہتا ہے۔ امسال رمضان المبارک میں اُس سے ایک ایسی غلطی سرزد ہوئی کہ پولیس نے پکڑ کر اس کی خوب بے عزتی کی اور اس کا سر مونڈھ دیا اور اسے جیل میں بند کر دیا۔ اب یہ سارے علاقے کے لئے عبرت کا نشان بنا ہوا ہے۔

امریکہ

ظفر احمد سرور صاحب مبلغ ہیوسٹن امریکہ لکھتے ہیں:-

ایک دوست عزیز الرحمان مغل صاحب فون کر کے مسجد آئے اور بتایا کہ وہ گزشتہ ایک سال سے میرے پروگرام ایم۔ٹی۔اے پر دیکھ رہے ہیں اور یہ بھی بتایا کہ یہ پروگرام اور بہت سے لوگ بھی دیکھتے ہیں، وہ بھی انشاء اللہ اپنے وقت پر ضرور آئیں گے۔ کہتے ہیں کہ میں نام کا مسلمان رہ گیا تھا۔ ان پروگراموں نے تو میری کایا ہی پلٹ دی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی شروع کر دیا ہے اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکا ہوں۔

جرمنی

بشیر احمد خالد صاحب جرمنی سے لکھتے ہیں:-

خاکسار بس کے ذریعہ مسجد نور فرینکفرٹ آ رہا تھا کہ راستہ میں سعودی عرب کی ایک فیملی بس میں سوار ہوئی۔ میں نے جلدی سے اپنی سیٹ ان کے لئے خالی کر دی اور اس نوجوان کی بیوی اور بچے سیٹ پر بیٹھ گئے۔ دوران گفتگو میں نے کہا کہ آپ ہماری مسجد تشریف لائیں تو وہ پوچھنے لگا کہ یہ کونسے فرقہ کی مسجد ہے۔ میں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی ہے تو فوراً کہنے لگا وہ جو لندن سے عربی پروگرام لقاء مع العرب آتا ہے، وہ تو ہم بڑی باقاعدگی سے اور بڑے شوق سے سنتے ہیں۔ بہت اچھا پروگرام ہے۔

حضور نے فرمایا اس سے پتہ چل رہا ہے کہ اندر اندر خفیہ خفیہ یہ پروگرام شہرت پکڑ رہے ہیں اور کثرت سے سعودی عرب میں بھی دیکھے جا رہے ہیں اور سعودی عرب کے لوگوں کو دوسرے ملکوں میں بھی یہ پروگرام دیکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔

فرانس:

جماعت احمدیہ فرانس نے امسال ستر (۷۰) کے قریب تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا ہے اور بعض دفعہ یہ نشستیں ساری ساری رات جاری رہیں اور فجر کی نماز کے بعد دوسری تبلیغی ٹیم نے اپنا کام شروع کر دیا۔ اس طرح بعض دفعہ لگاتار ۳۶ گھنٹے تک بھی تبلیغی نشستیں جاری رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت اور قربانی کو قبول فرمایا اور ان کی کوششوں کو توقعات سے بہت بڑھ کر پھل عطا فرمائے۔ امسال خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ فرانس کو نواسی (۸۹) بیعتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا ہو چکی ہے۔ گزشتہ دس سال میں بھی یہ تعداد نواسی تک نہیں پہنچ سکی تھی۔ لوگ کہتے تھے یہ زمین ہی بنجر ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بنجر زمین کو بھی پھل لگنے شروع ہو گئے ہیں۔

امیر صاحب فرانس بیان کرتے ہیں:-

فرانس کے شہر Metz میں ایم ٹی اے کی برکت سے دو عرب خاندان احمدی ہوئے۔ جب ہم اس شہر میں پہلے جماعتی دورہ پر گئے تو محمد قادری صاحب کے گھر بھی پہنچے۔ میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ انہوں نے اپنے گھر کے ہر دروازے کے اندر اور باہر کی طرف حضرت مسیح موعودؑ اور موجودہ خلیفہ کی تصاویر آویزاں کی ہوئی تھیں۔ یہ صاحب اخلاص میں بہت تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تازندگی ثبات قدم عطا فرمائے۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں:-

عید کے موقعہ پر احباب جماعت کو یہ نصیحت کی گئی تھی کہ تعمیر مسجد کے لئے دل کھول کر عطیات دیں کیونکہ مرکز کا ارشاد ہے کہ فرانس میں جلد سے جلد مسجد تعمیر کی جائے۔ امیر صاحب کہتے ہیں کہ اس نصیحت کے بعد ایک بچہ جس کی عمر نو سال تھی میرے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے تو نے فرانک عیدی ملی ہے میں وہ آپ کو مسجد فنڈ کے لئے دینے آیا ہوں۔

نائیجیریا:

علی جمعہ گیوا صاحب مبلغ بینن سرکٹ نائیجیریا لکھتے ہیں کہ ایڈسا کو کے علاقہ میں تبلیغ کے لئے گئے۔ اردگرد کے دوسرے علاقوں میں بارشیں ہو رہی تھیں لیکن یہ علاقہ بالکل خشک تھا۔ وہاں کے مسلمانوں نے بھی بارش کے لئے اجتماعی دعا کی تھی اور عیسائیوں نے بھی۔ جب جماعت احمدیہ کا وفد تبلیغ کے لئے وہاں پہنچا تو گاؤں والوں نے یہی شرط رکھی کہ ہم آپ کی بات پھر سنیں گے جب آپ لوگ بارش کے لئے دعا کریں اور بارش ہو جائے۔ علی جمعہ گیوا صاحب نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ اس وقت دو پہر دو بجے کا وقت تھا۔ عصر کے وقت اچانک بادل آئے اور بڑی تیز بارش شروع ہوئی اور پھر ساری رات بارش ہوتی رہی۔ یہ نشان دیکھ کر بغیر کسی اور تبلیغی پروگرام کے اس علاقہ کے کثیر لوگ احمدیت میں شامل ہو گئے اور بیعتوں کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

ایجبواوڈے کے مسلمان لیڈروں نے مل کر لوگوں کے ویلفیئر کے لئے کمیٹی بنائی جس میں جماعت احمدیہ کو بھی شامل کیا گیا۔ جب سیکرٹری مال یا خزانہ کا نام آیا تو سب نے جماعت احمدیہ سے درخواست کی کہ اس اہم کام کے لئے آپ اپنا نمائندہ دیں۔ حضور نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ ساری دنیا میں جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا تعالیٰ کی خاطر چندوں کی حفاظت کرتی ہے اور دشمن بھی یہ جانتے ہیں کہ یہ بددیانت جماعت نہیں۔

پاکستان کے کچھ متفرق واقعات

حضور نے فرمایا کہ پاکستان کے کچھ متفرق واقعات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یہ واقعات بھی بڑی کثرت سے رونما ہو رہے ہیں مگر صرف نمونے کے طور پر چند بیان کر رہا ہوں اور ان کی تفصیل اس لئے بیان نہیں کر رہا کہ مولویوں کو یہ حرص نہ ہو کہ ہم دوڑ کر ان کے پیچھے لگیں اور ان کو نقصان پہنچائیں۔ مگر بعض باتیں تو بہر حال بیان کرنا پڑیں گی اور اللہ کی حفاظت میں یہ لوگ رہیں گے اور ہیں انشاء اللہ تعالیٰ۔

رؤیا کے ذریعہ ایک خاندان کا قبول احمدیت

ضلع نارووال کے ایک گاؤں میں ایک بچی نے رؤیا میں دیکھا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے گاؤں کا نام جان کر چھوڑ دیا ہے، اب نارووال میں ڈھونڈتے پھریں۔ اس نے دیکھا کہ ایک بزرگ جو سفید لباس اور سفید پگڑی میں ملبوس ہیں خواب میں آئے اور مجھے پوچھا کہ آپ کون ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ ہم قصاب ہیں۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ آپ مذہباً کون ہیں۔ میں نے کہا مسلمان۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ احمدی مسلمان ہو جائیں اور لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پڑھا کریں، آپ کے گھر کے دوسرے افراد بھی احمدی ہو جائیں گے۔ اس کے بعد وہ بچی بیدار ہو گئی۔

خواب کے آٹھ دن بعد جب احمدی داعی الی اللہ اس گاؤں پہنچے تو اس بچی سے رابطہ ہوا اور اس نے اپنی رؤیا سنائی۔ داعی الی اللہ نے اس کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور خلفاء کی تصاویر دکھائیں تو اس نے اس عاجز کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہی وہ شخص تھا جو خواب میں آیا تھا اور روتے روتے اسی وقت بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئیں اور جیسا کہ رؤیا میں بتایا گیا تھا اس کی والدہ بہنوں وغیرہ نے جب اس کی حالت دیکھی تو متاثر ہوئیں اور پھر ان سب نے بھی بیعت کر لی اور خواب من و عن پوری ہوئی۔

مکرم حیات علی شاہین صاحب شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین بیان کرتے ہیں:-

"تقریباً ڈیڑھ سال قبل میری ایک غیر احمدی بھانجی اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھی تھی۔ اس کے والدین نے مختلف پیروں فقیروں سے زرکثیر خرچ کر کے تعویذ وغیرہ سے علاج کروایا مگر افاقہ نہ ہوا بلکہ حالت بگڑتی گئی۔ خاکسار کے قبول احمدیت کے بعد اپنے سب رشتہ داروں سے تعلقات منقطع ہو گئے تھے اور دو سال کے بعد جب خاکسار کو اپنی مریضہ بھانجی کے بارہ میں علم ہوا تو اُسے اپنے پاس لے آیا۔ خاکسار نے مارچ ۱۹۹۸ء میں اپنی بھانجی کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کا خط لکھا جس کے چند دن بعد معجزانہ طور پر اس کی صحت بغیر کسی علاج کے بحال ہونا شروع ہو گئی اور کچھ ہی دنوں میں مکمل صحت یاب ہو کر اب اپنے سسرال واپس جا چکی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

محبوب احمد راجیکی صاحب ضلع منڈی بہاؤالدین کے ایک گاؤں سے تحریر کرتے ہیں:-

۱۹۸۱ء میں جس مسجد کا افتتاح تھا اس کی توسیع کے لئے سامنے والا پلاٹ ایک لاکھ پچیس ہزار میں خرید گیا۔ ایک لاکھ دے دیا گیا۔ باقی کے لئے ایک ماہ کا وقت مانگا گیا۔ بیس دن بعد مالکان نے یاد دہانی کروائی تو خاکسار کے منہ سے نکلا فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے گا کوئی اُدھار ہی دیدے گا۔ ایک دوست نے گلی سے گزرتے ہوئے یہ بات سُن لی۔ اسی وقت اپنے گھر سے پچیس ہزار روپے لا کر مجھے دئے۔ خاکسار نے پانچ ہزار روپے واپس کر دئے کہ یہ زائد ہیں۔ صرف بیس ہزار کی ضرورت تھی۔

اس کے بعد ایک ہندو گاؤں میں آیا۔ تصاویر وغیرہ لیں اور جماعت کے صدر کا نام پوچھا۔ میرا نام پتہ لگنے پر مجھے بلوایا اور بتایا کہ آپ کے والد صاحب میرے استاد تھے۔ میں آپ کی مسجد میں کچھ خدمت کرنا

چاہتا ہوں۔ میری جیب میں کچھ رقم ڈال دی۔ گھر آکر رقم گنی تو بیس ہزار روپے تھی۔ حضور نے فرمایا کہ اس شان سے اللہ تعالیٰ یہ رؤیا پوری فرماتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔

ضلع محراب پور سندھ سے بہت سے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ وہاں کے ایک نو مبائع کی بیگم صاحبہ لکھتی ہیں:-

"پچھلے مہینہ میں سخت بیمار ہو گئی۔ پیٹ میں بچہ تھا جو مر گیا۔ شہر دُور ہونے اور سواری نہ ملنے کی وجہ سے کہیں بھی نہ جا سکے۔ اسی حالت میں دو تین دن گزر گئے اور سب مایوس ہو گئے کہ اب آخری وقت ہے۔ گاؤں کی آس پاس کی عورتیں اکٹھی ہو کر رونے لگیں کہ نزع کی حالت ہے۔ بچنے کی کوئی امید نہیں۔ شام کے وقت مجھے تھوڑی سی ہوش آئی تو میں نے لندن والے باباجی کو یاد کیا۔ (حضور انور نے فرمایا کہ وہ مجھے پیار سے باباجی کہتی ہیں۔ حضور نے فرمایا ہوں بابا ہی مگر جی نہیں، صرف بابا کہہ دیا کرو) اور کہا کہ خدا تعالیٰ تجھے لندن والے باباجی کا واسطہ مجھے بچا لے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ مُردہ بچہ بغیر کسی علاج کے نکل آیا اور بیماری کا کوئی بد اثر بھی باقی نہیں رہا۔

فیصل آباد سے ایک نو احمدی کا خط

احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے والدین نے گھر سے نکال دیا اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ سے بھی عاق کر دیا۔ مجھے اس بات کی ذرّہ بھر بھی پرواہ نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہو گا۔ والدین، رشتہ داروں اور محلّہ والوں نے تکلیفیں دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی لیکن اللہ تعالیٰ نے ثباتِ قدم عطا فرمایا اور ان کی دھمکیاں میرا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ جب میں نے والدین کا گھر چھوڑا تو محلے والوں نے میرے والدین کو طعنے دینے شروع کر دیئے۔ ایک دن والدہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ تم ہمیں لوگوں کے طعنوں کے لئے چھوڑ گئے ہو۔ اس سے بہتر تو یہ تھا کہ لوگ تمہارے گھر کو آگ لگا دیتے۔ والدہ سے جب یہ بات سنی تو بہت دکھ ہوا۔ میں نے کہا جو لوگ جان بوجھ کر میرا گھر صرف احمدیت کی وجہ سے جلانا چاہتے تھے یا جو آپ کو طعنے دیتے ہیں۔ آپ ان کا انجام دیکھ لینا۔ اگر تو میں نے غلط راستہ اختیار کیا ہے تو خدا تعالیٰ مجھے ایسی سزا دے کہ آئندہ کوئی اس جماعت میں داخل ہونے کا سوچ بھی نہ سکے اور اگر یہ سچ ہے تو خدا تعالیٰ مخالفوں کو اپنی سچائی کا نشان ضرور دکھائے گا۔ ابھی میں والدہ کے ساتھ یہ بات کر ہی رہا تھا کہ عین اُسی وقت سب سے بڑے مخالف کے گھر سے آگ کے شعلے بلند ہوئے۔ دس منٹ میں سارا گھر جل کر راکھ ہو گیا۔ یہی شخص محلے میں سب سے بڑا مخالف تھا اور میرے گھر کو جلانے کے منصوبے بنایا کرتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میرے بیوی بچوں کو اس کے شر سے بچا لیا۔

حضور نے فرمایا "آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے"۔ یہ الہام بارہا پورا ہو چکا ہے اور ایک بار پھر بڑی شان سے پورا ہوا۔

نئی جماعتوں، مساجد اور تبلیغی مراکز کا مجموعی جائزہ

مختلف ممالک کے ذکر میں جماعتوں، مساجد اور تبلیغی مراکز کی تعداد کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان سب کا خلاصہ یہ بنتا ہے کہ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے

☆......۳۳۶۱ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ ان میں سے ۱۴۲۶ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت مستحکم ہو چکا ہے۔

☆......مساجد میں ۱۵۲۴ کا اضافہ ہے جن میں سے ۲۲۳ مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں اور ۱۳۰۱ مساجد اپنے اماموں کے ساتھ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

☆......ہجرت کے پندرہ سالوں میں اب تک کُل ۶۳۶ مساجد کا اضافہ ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔

☆......تبلیغی مراکز میں ۵۶ کا اضافہ ہوا ہے۔ اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کر کے ۸۴ ممالک میں تبلیغی مراکز کی کُل تعداد ۷۰۸ ہو چکی ہے۔

مرکزی مبلغین اور لوکل معلّمین

حضور نے فرمایا مرکزی مبلغین اور لوکل معلّمین بھی بڑی تندہی سے کام کر رہے ہیں ان میں دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے۔

☆......پاکستان کے علاوہ ۶۷ ممالک میں ۱۱۹۷ مرکزی مبلغین اور معلمین کام کر رہے ہیں۔ ۸۴ء میں عارضی ہجرت کے وقت یہ تعداد صرف ۳۶۶ تھی۔

☆......اس تعداد میں ایسے معلمین کا ذکر نہیں جو اس وقت ہزارہا کی تعداد میں وقتی طور پر تیار کئے جا رہے ہیں اور لمبے انتظار کی بجائے تین چار مہینے کی تربیت سے ہی میدانِ تبلیغ میں جھونک دیئے جاتے ہیں۔

تحریک وقف نو

کُل تعداد اب تک ۱۹۱۴۳ ہو چکی ہے۔ لڑکوں کی تعداد ۱۳۲۸۷ ہے اور لڑکیوں کی ۵۸۵۶ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اب اس میں کونسا اتفاق کام کر رہا ہے جبکہ ہدایت تو یہ دی جاتی ہے کہ بچہ پیدا ہونے سے پہلے، معلوم ہونے سے پہلے کہ پیٹ میں کیا ہے خدا کے حضور وقف کر دو کہ جو کچھ بھی ہے خدا کا ہے اور بھاری تعداد میں لوگ یہی کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نسبت یہ ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں میں ۲ء۴۰ کا تناسب ہے۔

جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کی مالی قربانی

حضور نے فرمایا کہ جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے بیعتوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ کروڑ سے اوپر تعداد تجاوز کر چکی ہے۔ وہاں مالی لحاظ سے بھی حیرت انگیز اضافہ ہو رہا ہے۔

اس وقت تک دو کروڑ پچیس لاکھ بہتر ہزار پاؤنڈ لازمی چندہ جات اور خصوصی تحریکات کا مجموعہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے علاوہ جتنے خرچے میں خدمت خلق وغیرہ کے ذکر میں کر چکا ہوں وہ سارے اس کے علاوہ ہیں۔ اگر ان عارضی چندوں کو بھی شامل کر لیں تو بلاشبہ دو کروڑ کی بجائے یہ تعداد تین کروڑ سے تجاوز کر جائے گی۔

دعوت الی اللہ کے ثمرات — بیعتیں

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک بیعتوں کی تعداد ایک کروڑ آٹھ لاکھ بیس ہزار ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ ہم کل اللہ کے حضور سجدہ شکر بجا لائیں گے۔ ویسے تو روحیں ہر وقت سجدہ ریز ہیں مگر یہاں عالمی بیعت کا نظارہ سب لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

ایک سو چار ممالک سے دو سو اکتیس قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ کل صبح عالمی بیعت میں ان کی نمائندگی ہو گی اور مختلف زبانوں میں ساتھ ساتھ ترجمہ ہو گا۔

دنیا بھر کی جماعتیں بڑی تعداد میں ڈش انٹینا کے ذریعہ اس عالمی بیعت میں شامل ہو سکیں گی۔

فرنچ سپیکنگ ممالک کی بیعتیں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ فرنچ سپیکنگ ممالک کے متعلق میں پہلے جن رؤیا کا ذکر کر چکا ہوں ان کو دہراتا نہیں مگر آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ کچھ سال پہلے میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں تنہا کشتی کھے رہا ہوں اور دریا بڑی تیزی سے سمندر میں داخل ہو رہا ہے اور میری کشتی جو میں ہاتھ سے کھے رہا ہوں مڑ کر ایک ایسی کشتی کی طرف چلی جاتی ہے جو سمندر میں پہلے سے کھڑی ہے اور میرا انتظار کر رہی ہے اور اس کشتی میں ایک بات کرنے والی ہے جو فرانسیسی میں بات کرتی ہے۔ اس رؤیا کی تعبیر مجھے یہ سمجھ آئی تھی کہ لازماً اب فرانسیسی قوموں کا رُخ اللہ تعالیٰ جماعت کی طرف پھیر دے گا اور اب یہ دریا نہیں بلکہ سمندر بن جائے گا۔ تو اس پہلو سے خدا تعالیٰ کے شکرانے کے طور پر میں آپ کے سامنے یہ بات رکھ رہا ہوں۔

۱۹۹۴ء سے لے کر اب تک ان فرانسیسی بولنے والے ممالک میں ایک کروڑ، گیارہ لاکھ نو ہزار تین سو چھ بیعتیں ہوئی ہیں اور امسال بھی جو غیر معمولی بیعتیں ہوئی ہیں ان میں فرانسیسی بیعتوں کا حصہ زیادہ ہے اور انگریزی ممالک کا نسبتاً کم ہے۔

حضور نے فرمایا آخر پر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں دیکھتا ہوں کہ میرا مولیٰ میرے ساتھ ہے۔ ایک وقت تھا کہ ان راہوں میں مَیں اکیلا پھرا کرتا تھا"

(حضور ایدہ اللہ کی آواز اس موقعہ پر جذبات سے گلوگیر ہو گئی اور فرمایا) کیسا دردناک فقرہ ہے جس سے میری روح اندر تک پگھل جاتی ہے۔

"ایک وقت تھا کہ ان راہوں میں مَیں اکیلا پھرا کرتا تھا۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے بشارت دی کہ تُو اکیلا نہ رہے گا بلکہ تیرے ساتھ فوج در فوج لوگ ہوں گے اور یہ بھی کہا کہ تُو ان باتوں کو لکھ لے اور شائع کر دے کہ آج تیری یہ حالت ہے پھر نہ رہے گی۔ میں سب مقابلہ کرنے والوں کو پست کر کے ایک جماعت کو تیرے ساتھ کر دوں گا...... ہندو مسلمان اور عیسائی سب گواہی دیں گے کہ یہ اس وقت بتایا گیا تھا جب مَیں اَحَدٌ مِنَ النَّاس تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ تیری مخالفت ہو گی مگر میں تجھے بڑھاؤں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اب ایک آدمی سے پونے دو لاکھ تک تو نوبت پہنچ گئی۔ دوسرے وعدے بھی ضرور پورے ہوں گے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۹۸)

جنہیں آج ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

آج خدا کے فضل سے ایک ہی سال میں دنیا کے شمال و جنوب، مختلف قوموں اور مختلف زبانوں میں ایک کروڑ آوازیں بلند ہو رہی ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اے مسیح الزماں تُو سچا ہے اور اللہ تیرے ساتھ ہے اور تیرے ساتھ رہے گا یہاں تک کہ تُو روئے زمین پر محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کو غالب کر دے۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا اور اس کا آغاز ہو چکا ہے۔ اور اس صدی کے آخر پر خدا کی تقدیر کیا دکھائے گی وہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن جو بھی دکھائے گی وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں دکھائے گی، اتنا میں یقین سے کہہ سکتا ہوں۔

اب اس خطاب کو، جیسا کہ میں نے کوشش کی ہے مختصر کرنے کی اور کافی حد تک کامیاب بھی ہو گیا ہوں، ختم کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سب حاضرین اور سامعین و ناظرین کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا اور یوں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کا یہ خطاب اختتام کو پہنچا۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمّرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

اللہ اور اس کے رسول مقبول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و سلم کی محبت میں سرشار معصوم احمدیوں پر

توہین رسالت کے سراسر جھوٹے اور ناپاک الزام میں عائد

بعض مقدمات کی تفصیل

(رشید احمد چوہدری۔ پریس سیکرٹری)

(نویں قسط)

کلمہ پڑھنے پر توہینِ رسالت کا مقدمہ

فتح پور ضلع سانگھڑ سندھ کا ایک احمدی نوجوان انیس الرحمٰن ولد اختر علی جس کی عمر ۱۶ سال ہے اور تعلیم میٹرک ہے شہداد پور میں ایک دوکان پر سلائی کڑھائی کا کام کرتا ہے۔ اس کے والد اختر علی صاحب فتح پور میں زمینداری کا کام کرتے ہیں۔ ایک شخص جس کا نام محمود علی ہے لمبی داڑھی رکھی ہوئی ہے اور ٹنڈو آدم کے مولوی احمد میاں حمادی کے پرانے شاگردوں میں سے ہے۔ اس شخص کی بانس بازار شہداد پور میں پان سگریٹ کی دوکان ہے۔

مورخہ ۱۸/اگست ۱۹۹۷ء کو یہ شخص محمود علی انیس الرحمان کی دکان پر آیا اور جماعت احمدیہ کے عقائد کے بارہ میں پوچھا۔ باتوں باتوں میں اس نے انیس سے کہا کہ تمہارا کلمہ اور ہے تم لوگ "محمد" کی بجائے "احمد" پڑھتے ہو۔ انیس الرحمٰن نے کلمہ سنا دیا۔

تین دن بعد محمود علی تین مولویوں کو ساتھ لے کر آیا تاکہ گواہی حاصل کی جاسکے اور آتے ہی دوبارہ کلمہ کی بات چھیڑ دی۔ انیس الرحمٰن نے پھر کلمہ لاالہ الا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ سنا دیا۔ یہ سنتے ہی ان لوگوں نے بازار میں شور مچانا شروع کر دیا کہ یہ مسلمانوں والا کلمہ پڑھتا ہے اور اس سے ہمارے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ وہ پولیس کے پاس فریاد لے کر پہنچے اور انیس الرحمٰن کے خلاف پرچہ درج کرنے کا مطالبہ کیا۔ مگر پولیس نے مقدمہ درج نہ کیا۔ ایک ہفتہ کی کوششوں کے بعد جب انہوں نے دیکھا کہ پولیس مقدمہ درج نہیں کر رہی تو وہ اکٹھے ہو کر سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے پاس پہنچے۔ SDM نے انچارج تھانہ کے نام خط لکھا کہ دیکھو شہر کے حالات خراب نہیں ہونے چاہئیں۔

مولویوں نے شہر میں جلوس نکالنے کا پروگرام بنایا تاکہ انتظامیہ پر دباؤ ڈالا جاسکے۔ چنانچہ مولوی احمد میاں حمادی کی قیادت میں شہر میں جلوس نکالا گیا جس میں ۱۵۰ تا ۲۰۰ مدرسے کے طالبعلم شامل تھے۔ آخر پولیس نے انیس الرحمٰن کے خلاف ایک مقدمہ نمبر ۹۲ تھانہ شہداد پور میں زیر دفعات 298/B،295/C،295/A،506/2-34 اور 298/C نیز 13DA تعزیرات پاکستان کے تحت مورخہ ۱۵/ستمبر ۱۹۹۷ء کو درج کر دیا۔

محمود علی نے اپنی تحریری درخواست میں حقائق کو پس پشت ڈال کر ایک نئی کہانی کو جنم دیا ہے۔ اس نے لکھا:

"میری بانس بازار شہداد پور میں پان سگریٹ کی کیبن ہے۔ مورخہ ۱۸/اگست ۱۹۹۷ء تقریباً تین بجے انیس الرحمٰن ولد اختر احمد قادیانی میرے پاس آیا اور کہا کہ ہم مسلمان ہیں آپ ملاؤں نے ہمیں خواہ مخواہ بدنام کیا ہے۔ ہم سچے مسلمان ہیں اور کلمہ پڑھ کر کہنے لگا کہ میرے ساتھ میرے گاؤں چلو جہاں ہماری مسجد میں ڈش لگی ہوئی ہے جس میں تقریباً ساڑھے آٹھ بجے ہمارا لندن سے پروگرام آتا ہے یہ آپ کو دکھائیں گے تو پتہ چلے گا کہ صحیح مسلمان کون ہے۔ ہم نے آپ جیسے لاکھوں مسلمانوں کو قادیانی کیا ہے۔ میں نے اس کو سختی سے منع کیا اور کہا کہ تم قادیانی کافر ہو۔ پاکستان میں قادیانیت پر پابندی ہے۔ تم ہمارے اسلامی شعائر استعمال نہیں کر سکتے۔ وہ باز نہ آیا اور تلخ کلامی کرتا رہا جس سے میرے مذہبی جذبات مجروح ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے ٹیلر ماسٹر عبدالرشید جس کے پاس وہ کام کرتا تھا کو بتایا کہ لڑکا قادیانی ہے اور اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا ہے اس لئے اسے دکان سے نکالا جائے۔ اس نے قادیانی لڑکے کو دکان سے نکال دیا۔

دوسرے دن ۱۹/اگست ۱۹۹۸ء کو تقریباً دس گیارہ بجے دن انیس الرحمٰن دو نامعلوم افراد کے ساتھ موٹر سائیکل پر سوار میری کیبن پر آیا۔ موٹر سائیکل چلانے والے کا منہ کپڑے سے چھپا ہوا تھا۔ دوسرے شخص کو دیکھ کر پہچان سکتا ہوں۔ انہوں نے مجھے دھمکی دی کہ تمہیں جو کچھ کرنا ہے کرلو اب ہماری باری ہے ہوشیار رہنا۔ تمہیں ضرور مزہ چکھائیں گے۔ ان کے ہاتھ میں کپڑے میں لپٹا ہوا چھوٹا سا اسلحہ تھا اس سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس کو اچھی طرح چلانا جانتے ہیں اور اس طرح خوفناک دھمکی دیتے ہوئے چلے گئے۔ میں نے یہ سب حقیقت شہر کے علماء حضرات کو بتائی ایسی درخواست بالا افسران کو کی اب حاضر ہو کر فریاد کرتا ہوں کہ اس کی جانچ پڑتال کی جائے"۔

چنانچہ انیس الرحمٰن پر مذکورہ بالا دفعات کے تحت ایک مقدمہ درج ہو گیا۔ چونکہ مقدمہ میں دفعہ 295/A بھی لگائی گئی تھی اس لئے مقدمہ انسداد دہشت گردی کی کورٹ میں بھیج دیا گیا۔ اس مقدمہ کا پروپیگنڈا اخبارات میں بڑے زور شور سے کیا جا رہا ہے۔

احمدی صوبائی وزیر اور حضرت امام جماعت احمدیہ پر توہینِ رسالت کا مقدمہ

۱۹۹۶ء کے آخر میں سندھ کی نگران حکومت نے ایک احمدی کنور ادریس صاحب کو صوبہ سندھ کی کابینہ میں شامل کر لیا۔ کنور ادریس صاحب کے احمدی ہونے کی وجہ سے ان کے خلاف ملاؤں نے طوفان بدتمیزی برپا کر دیا اور جگہ جگہ جلسے اور جلوس نکال کر ہڑتالیں کروا کے حکومت پر دباؤ ڈالا کہ احمدی وزیر کو برطرف کیا جائے۔

مورخہ ۹/دسمبر ۱۹۹۶ء کو مختلف مذہبی تنظیموں نے مل کر ان کے خلاف کراچی میں ایک ریلی کا اہتمام کیا جس میں چار سو کے لگ بھگ لوگ شامل ہوئے زیادہ تر دینی مدرسوں کے طلبہ تھے۔ ان میں مختلف مولویوں نے تقاریر کیں اور کہا کہ ہم ۱۴/دسمبر ۹۶ء بروز ہفتہ تک حکومت کو مہلت اور آخری الٹی میٹم دیتے ہیں کہ قادیانی وزیر کو ہٹایا جائے بصورت دیگر ہم ہفتہ کو کراچی سے خیبر تک ہڑتال کریں گے۔ چھوٹے چھوٹے گاؤں سے لے کر بڑے سے بڑے شہر تک کاروبار بند رہے گا۔ ہم ہڑتال کریں گے اور ناکامی کی صورت میں ہڑتال کے بعد قادیانیوں کی عبادتگاہوں کا گھیراؤ اور جلاؤ کیا جائے گا۔ ان کی مساجد کو مساجد نہیں رہنے دیں گے۔ گنبد گرا دئے جائیں گے اور عبادتگاہوں کو مسمار کر دیا جائے گا۔ قادیانی واجب القتل ہیں۔ انہیں قتل کرنا ثواب کا کام ہے۔ ہم نے جس طرح ۱۹۶۵ء کی جنگ میں سینوں پر بم باندھے تھے آج قادیانیوں کے خلاف باندھیں گے۔

چنانچہ ۱۵/دسمبر کے نوائے وقت لاہور نے ہڑتال کے بارہ میں خبر دیتے ہوئے لکھا:

"مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شامل تیس سیاسی و مذہبی جماعتوں اور ٹرانسپورٹروں کی اپیل پر ہفتہ کو سندھ کی نگران کابینہ میں قادیانی وزیر کنور ادریس کی تقرری کے خلاف عام ہڑتال ہوئی۔ تمام صنعتی، تجارتی اور کاروباری مراکز، بازار، دوکانیں اور ٹرانسپورٹ بند رہی۔"

روزنامہ جسارت اپنی ۱۵/دسمبر ۹۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

"انجمن نوجوانان اسلام کے مرکزی صدر طارق محبوب نے کہا ہے کہ سندھ میں ایک قادیانی کو وزیر بنانے کے خلاف ۲۰/دسمبر کو ملک گیر یوم احتجاج منایا جائے گا اور جمعہ کی نماز کے بعد مظاہرے کئے جائیں گے۔ ملتان میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نگران حکومت نے ایک قادیانی کو وزیر بنا کر آئین سے انحراف کیا ہے۔"

روزنامہ امن کراچی اپنی ۱۵/دسمبر ۹۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

"مولانا محمد سلیم قادری کی زیر صدارت سنی تحریک کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ قادیانی وزیر کی برطرفی تک سنی تحریک کا احتجاج جاری رہے گا"۔

اس دباؤ کے باوجود سندھ کی حکومت نے ان کی دھمکیوں کا نوٹس نہ لیا اور محترم کنور ادریس صاحب اپنے فرائض منصبی کو بطریق احسن بجالاتے گئے۔

مورخہ ۳۱/مارچ ۱۹۹۷ء کو روزنامہ جنگ کے بعض نامہ نگاروں نے کنور ادریس صاحب سے انٹرویو لینے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ یہ انٹرویو اخبار جنگ کراچی کی ۳۱/مارچ ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں شائع ہو گیا اور اسی انٹرویو میں امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ کا کنور ادریس صاحب کے نام کابینہ میں تقرری کے موقع پر مبارکباد کے خط کا عکس بھی شامل تھا۔ اس انٹرویو میں پاکستان کی سیاسی اور اقتصادی صورتحال پر تبصرہ کے علاوہ مکرم کنور ادریس صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف بے بنیاد الزامات کی تردید کی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی احمدیوں کی وطن سے وفاداری ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے اور انہوں نے اس ملک کے لئے جو قربانیاں دی ہیں اور جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ ہماری تاریخ کا حصہ ہیں۔ آپ نے سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی ملک کیلئے خدمات جلیلہ کا بھی ذکر کیا اور ڈاکٹر عبدالسلام کی حب الوطنی کا بھی تذکرہ کیا۔

بھلا ان حقیقتوں کو ملاں کا ذہن کیسے برداشت کر سکتا تھا۔ ان کے نزدیک تو دستور یہ بن چکا تھا کہ احمدی چونکہ اقلیت میں ہیں ان کے خلاف جو مرضی الزام تراشی کی جائے ان کو بولنے یا تردید کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ لہٰذا سندھ کے مولوی احمد میاں حمادی جس نے احمدی مسلمانوں کے خلاف جھوٹے مقدمات قائم کرنے کا کام اپنے ذمہ لے رکھا ہے نے

اس انٹرویو اور حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ کے خط کی بنا پر ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ میں کنور ادریس صاحب اور امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد کے خلاف FIR درج کرانے کی کوشش کی مگر مقدمہ درج نہ ہونے پر اس نے درخواست سول جج ٹنڈو آدم کی عدالت میں داخل کر دی۔

درخواست میں ملاں احمد میاں حمادی نے لکھا کہ:-

......مدعی ملک کا امن پسند شہری ہے اور صوبہ سندھ کی مجلس عمل ختم نبوت کا صوبائی کنوینر ہے۔ ٹنڈو آدم جامع مسجد ختم نبوت میں خطیب ہے۔

......دونوں ملزم قادیانی ہیں اور مرزا غلام احمد کے پیروکار ہیں جو نبی کہلاتا تھا اور اس کے پیروکار رسول اکرم ﷺ کو خاتم النبیین قرار نہیں دیتے۔

......ملزم نمبر دو یعنی کنور ادریس کو سندھ کی نگران کابینہ میں بطور وزیر لیا گیا اور اس کا انٹرویو اخبار جنگ کراچی میں مورخہ ۳۱ر مارچ ۱۹۹۷ء کو شائع ہوا۔ اس میں اس نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ وہ مرزا غلام احمد کا پیروکار ہے اور کابینہ میں تقرری کے موقع پر اس نے اپنے خلیفہ مرزا طاہر احمد کو لندن میں خط لکھا تھا جس کا جواب مرزا طاہر احمد نے دیا اور وہ بھی جنگ کی مذکورہ اشاعت میں شامل ہے۔

......اس خط میں شعائر اسلام استعمال کئے گئے ہیں۔ قرآن مجید کی پانچویں سورت کی آیت نمبر ۲ "تعاونوا علی البرّ و التقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعُدوان" استعمال کی گئی ہے۔

...... یہ کہ غیر مسلموں کے لئے شعائر اسلام کے استعمال پر پابندی ہے۔ یہ مرزا طاہر احمد نے اپنے خط میں شعائر اسلام کو استعمال کر کے اور ملزم نمبر دو کنور ادریس نے اس کو اخبار میں شائع کروا کر تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸۔سی کی خلاف ورزی کی ہے اور نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم لکھ کر اور ملزم نمبر دو نے شائع کروا کے خود کو مسلمان ظاہر کیا ہے اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے جو دفعہ ۲۹۸۔سی کے مطابق جرم ہے۔ نیز سورت نمبر ۵ کی آیت ۲ کو خط میں استعمال کر کے اور ملزم نمبر ۲ نے اسے شائع کروا کے توہین قرآن کے مرتکب ہوئے ہیں جو دفعہ ۲۹۵۔بی کے تحت جرم ہے۔

نیز حمد اور درود شریف پر مشتمل الفاظ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم لکھ کر اور شائع کروا کر دفعہ ۲۹۵۔سی کے تحت جرم کیا ہے کیونکہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اللہ، رسول اللہ، محمد رسول اللہ اور آخری نبی کہتے ہیں۔

ملاں حمادی نے اپنی اس درخواست میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے ایک فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے جو ماہانہ ریویو کے صفحہ ۱۸۱۷ پر درج ہے لکھا کہ سپریم کورٹ نے رولنگ دی ہے کہ اگر کوئی قادیانی "محمد رسول اللہ کے الفاظ بیجز یا بینر پر لکھے گا تو وہ دفعہ ۲۹۵۔سی کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا۔ ملاں حمادی نے لکھا کہ محمد رسول اللہ اور رسول کریم کا مفہوم اور مطلب ایک ہی ہے نیز یہ کہ بیجز اور بینرز پر لکھنے کا مطلب نمائش کرنا ہے۔ اس نے مزید لکھا کہ میں نے جامع مسجد ٹنڈو آدم میں ملزمان کے ان جرائم کا تذکرہ کیا جس کو سن کر اور اردو اخبار جنگ کی ۳۱ر مارچ ۹۷ء کی اشاعت میں مندرج مضمون کو ملاحظہ کر کے حافظ محمد حسین اور علی نواز میرے پاس آئے اور اس بات کا اظہار کیا کہ ان کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں۔

اس کے بعد وہ لکھتا ہے کہ:

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ملزمان انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر دفعہ ۲۹۸۔سی، ۲۹۵۔بی اور ۲۹۵۔سی تعزیرات پاکستان کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے ہیں اس لئے درخواست ہے کہ عدالت ان مذکورہ دفعات کے تحت ملزمان پر مقدمہ چلائے۔

اس پر سپرنٹنڈنٹ پولیس سانگھڑ نے ضلعی مجسٹریٹ کے نام ایک خط نمبر ۹۷/۷۴-۶۱۷۳ لکھا جس میں ملاں حمادی کی درخواست اور دیگر کاغذات بھجوا کر اس سے کہا گیا کہ ڈسٹرکٹ اٹارنی کی رائے معلوم کی جائے کہ اس کیس میں کونسی دفعات لگتی ہیں۔ سید نور علی شاہ ڈسٹرکٹ اٹارنی سانگھڑ نے بذریعہ چٹھی DA/۱۰۶/۱۹۹۷ مورخہ ۱۳ر اکتوبر ۹۷ء کو جواب دیا کہ ان کی رائے میں تمام دفعات جن کا درخواست میں ذکر ہے لاگو ہوتی ہیں۔ اس طرح محترم کنور ادریس صاحب اور امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ) کے خلاف زیر دفعات ۲۹۸۔سی، ۲۹۵۔بی اور ۲۹۵۔سی اور زیر دفعہ ۳۴ مقدمات قائم کئے گئے۔

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۴ کے مطابق اگر ایک جرم میں ایک سے زیادہ اشخاص ملوث ہوں اور ان سب کا مقصد ایک ہی ہو تو ان میں سے ہر شخص کو اس جرم کی سزا ایسے ملے گی کہ جیسے اس اکیلے نے وہ جرم کیا ہو۔

اس مقدمہ سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستانی احمدی مسلمانوں کے دلوں پر، جو رات دن خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتے ہیں اور رسول کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، کیا بیت رہی ہے!۔ ان کے شب و روز کس طرح گزر رہے ہیں! اور ایسا ظلم اگر ایسی جماعت کے سربراہ پر ہو رہا ہو تو پاکستان کا کوئی احمدی بھی ان شیطانی مولویوں کے شر سے محفوظ کیسے رہ سکتا ہے!!۔

اخلاق کو درست کرنا ایمان کی ترقی کا پہلا قدم ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمزوریٔ صحت اور ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت جون ۱۹۲۱ء میں قادیان سے باہر پہاڑی علاقہ کے سفر پر تشریف لے گئے۔ اس سے قبل ۲۴ر جون ۱۹۲۱ء کے خطبہ جمعہ میں آپ نے احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ بیماری اور کمزوریٔ صحت اور ڈاکٹروں کے مشورے کے ماتحت میں پہاڑ پر انشاء اللہ جاؤں گا۔ میں نے پہلے بھی سمجھایا تھا اب بھی سمجھاتا ہوں کہ اپنے اخلاق کو درست کرو۔ بات بات میں جھگڑے نہ پیدا کرو۔ ابھی معلوم ہوتا ہے کہ نفس غالب ہے اور خدا کا خانہ کم ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ خصوصیت سے فتنے اس وقت رونما ہوتے ہیں جب میں باہر جاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ آسمانی رو کا نتیجہ ہے یا یہ کہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم پر اب کوئی نگرانی نہیں۔

میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب انہوں نے سلسلہ کو قبول کیا اور صداقت کے نشانوں کو دیکھا اور پھر ایک آدھ نشان نہیں، سینکڑوں نشانات کو دیکھا ہے اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کے وقت ہی میں نشان نہیں دیکھے بلکہ آپ کے بعد سے اب تک دیکھ رہے ہیں۔ پھر اب وہ وقت کب آئے گا جب اپنے اخلاق کو درست کریں گے۔ اپنے اخلاق کو درست کرنا ایمان کی ترقی کا پہلا قدم ہے۔ دوسرے قدم اس کے بعد ہیں۔ اخلاق کی درستی سے ایمان کا کوئی کم درجہ نہیں بیشک ایمان کے مدارج ہیں اور ایمان گھٹتے گھٹتے اتنا تھوڑا ہو جاتا ہے کہ اس کو کفر کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ کیونکہ کفر میں ایمان کا ایک جزو ہوتا ہے۔ خالی کفر دنیا میں نہیں ہے۔ اگر ایسے کافر ہوئے کہ جن میں ایمان کا کوئی حصہ نہ ہوتا تو دنیا پر آسمان سے سخت بجلی گرتی اور اس کو تباہ کر دیتی۔ بدترین کافر بھی ایمان کا ایک حصہ رکھتا ہے۔ ابوجہل، نمرود، شداد، فرعون وغیرہ بڑے کافر تھے۔ مگر ان میں بھی ایمان کا ایک حصہ تھا لیکن صرف ایمان کا ایک حصہ نجات نہیں دلا سکتا۔ بلکہ نجات کے لئے ایک خاص مقدار ایمان کی ضرورت ہے۔ پس جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اخلاق میں ترقی کرے کہ اس سے اقل مقدار نجات کے لئے ایمان کی ہو ہی نہیں سکتی اور ضروری ہے کہ اپنے فوائد کو قربان کریں۔ اگر اس درجہ سے انسان ایک خشخاش کے دانے کے برابر بھی ہٹ جائے تو وہ ایمان کے درجے سے ہٹنے لگتا ہے۔

خدا کی نصرتیں

پس بڑی بات ابھی جانے دو۔ کم از کم اقلّ درجہ اپنے اندر پیدا کرو۔ اگر ذاتی فوائد کو قربان کرو گے تو دیکھو گے کہ خدا کی نصرت کیا کرے گی۔ یہ نہ کہو کہ ہم خدا کی نصرت دیکھ رہے ہیں۔ نصرتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک دوسروں کے طفیل، ایک اپنے ذریعہ۔ اب تک جو کچھ دیکھ رہے ہو یہ دوسروں کے طفیل سے ہے۔ لیکن اگر تم کو وہ نصرتیں ملیں جو تمہاری ذات کے باعث ہوں تو پھر تم قیاس کر سکتے ہو کہ ان کی کیا شان ہوگی۔ مگر جب تم اپنی ذات کو اس قابل بناؤ گے تو پھر ذاتی نصرت ہی نہیں ملے گی بلکہ ایک اور تیسری قسم کی نصرت حاصل ہوگی۔ جب جماعت کا کثیر حصہ ایسا ہو جائے گا تو پھر اور انعام ہونگے۔ وہ جماعت کا احسان ہوگا لیکن تیسری قسم کا فیضان جاری نہیں ہو سکتا جب تک پہلے دو فیضان جاری نہ ہوں۔ اگر تم اخلاق کی درستی کرو گے اور اپنے حقوق کو دوسروں کے لئے چھوڑو گے تو دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ کے خاص فیضان کس شان سے آتے ہیں۔

افسر و ماتحت کے فرائض

یہ مراحل دعا سے اور کوشش سے حاصل کرو اور دین کی خدمت میں لگے رہو۔ باہر والوں کے لئے نمونہ بنو۔ غریبوں سے پیار اور شفقت کرو۔ حاکم اپنے سے کسی کو کم نہ سمجھے۔ تمہاری حکومت طاقت سے نہیں۔ تم میں سے کون ہے جو یہ کہے کہ وہ اپنی طاقت سے حاکم ہو گیا ہے۔ بلکہ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے ایک نظام قائم کیا اور بہت سی گردنیں تمہارے آگے جھکا دیں۔ یہ غلطی ہوگی اگر کوئی سمجھے کہ اس کی طاقت یا حکمت سے اس کو حکومت مل گئی۔ افسروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو خادم سمجھیں اور محبت و پیار کا سلوک کریں۔ افسر یاد رکھیں کہ ان کو حکومت یا افسری محض خدا کی طرف سے احسان کے طور پر ملی ہے اور یہ تبھی تک قائم رہے گی جب تک کہ وہ جھکیں رہیں گے۔

اسی طرح ماتحت یاد رکھیں کہ ان پر حکومت طاقت دنیاوی سے نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے دی ہے اور خدا جن کو افسری دیتا ہے ان کی مدد بھی کرتا ہے۔ جو ان کے مقاصد میں روڑے اٹکاتے ہیں خدا ان کو تباہ کر دیتا ہے۔

افسر خدا کا شکر کریں کہ ان کی آواز کو بااثر بنایا مگر وہ اس کے باعث بے جا فخر سے کام نہ لیں اور غریبوں کے لئے آزار کا موجب نہ ہوں کیونکہ افسری ان کی اسی لئے ہے کہ وہ اپنے دوسرے بھائیوں کی خدمت کریں اور جو کسی کے ماتحت کام کرتا ہے وہ نہایت تن دہی اور فرمانبرداری سے کام کرے۔

یہ سلسلہ روحانی ہے جس کی حکومت جبر سے نہیں۔ سیاست کے پاس تلوار ظاہری ہوتی ہے مگر اس کے پاس خدا کی تلوار ہے پس دونوں پر خدا کا احسان ہے۔

میں دونوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ امن سے رہیں۔ شر و فساد کی راہوں سے بچیں۔ جو لوگ خدا کے لئے اپنے آپ کو گرائیں گے ان کو جو عزت ملے گی وہ ہمیشہ رہنے والی ہوگی جس کو کوئی نہیں لے سکے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ آپ کو اپنا مخلص بندہ بنائے اور آپ کا انجام بخیر کرے۔

(الفضل قادیان دارالامان ۱۴ر جولائی ۱۹۲۱ء)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت ابو طلحہ انصاریؓ

رئیس مدینہ ابو طلحہؓ کا نام زید بن سہل تھا اور مدینہ کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو نجار سے تعلق تھا۔ زبردست تیر انداز، ماہر شکاری اور بہت بہادر انسان تھے۔ آپؓ کے بارہ میں ایک تفصیلی مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۲ و ۱۳ر فروری ۹۹ء میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

اسلام کا پیغام جب مدینہ پہنچا تو مدینہ کی ایک معزز خاتون امّ سُلیم نے اسے قبول کرلیا۔ اس پر اُن کا شوہر اس قدر ناراض ہوا کہ مدینہ چھوڑ کر چلا گیا۔ کچھ عرصہ بعد ابو طلحہ نے امّ سُلیم کو شادی کا پیغام بھیجا تو انہوں نے جواب دیا کہ اگرچہ ابو طلحہ جیسے عظیم انسان کا پیغام ردّ نہیں کیا جاسکتا مگر ہمارے درمیان کفر و اسلام کا اختلاف ہے اور اگر ابو طلحہ اسلام قبول کرلے تو میں اسی کو اپنا مہر سمجھوں گی۔ چنانچہ ابو طلحہ نے اسلام قبول کرلیا اور امّ سُلیم سے شادی کرلی۔ اس کے بعد اس گھرانے نے ایمان اور اخلاص میں غیر معمولی ترقی کی۔ آنحضرت ﷺ کو ایسی بے تکلفی اس گھرانہ کے ساتھ تھی کہ اپنی ذاتی ضروریات کے لئے بلاتردّد انہیں یاد فرمایا کرتے تھے۔ جب آنحضورؐ مدینہ تشریف لائے تو آپؓ کو فرمایا کہ اپنے بچوں میں سے کوئی ایسا مناسب بچہ تلاش کرو جو ہمارے گھر کے کام کاج کردیا کرے۔ آپؓ نے حضرت انسؓ کو خدمت رسالت میں پیش کیا جو کئی سال تک یہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔

آنحضرت ﷺ کی حضرت صفیہ کے ساتھ شادی کے موقع پر آنحضور ﷺ کے گھر کا انتظام امّ سُلیم کے ہاتھ میں تھا اور آپؓ ہی نے حضرت صفیہ کو تیار کرنے کی خدمت انجام دی۔ پھر حضرت زینبؓ کی شادی کے موقع پر دعوت ولیمہ کے لئے کھانا وغیرہ بطور تحفہ آپؓ نے اپنے گھر سے تیار کرکے بھجوایا۔

ایک رات جب مدینہ میں کچھ شور بلند ہوا تو آنحضور ﷺ نے ابو طلحہؓ کے گھر جاکر آپؓ کا گھوڑا "مندوب" نامی عاریۃً لیا اور جلدی کے باعث اس کی ننگی پشت پر زین ڈالے بغیر تشریف لے گئے۔ واپس آکر تسلی دی کہ خطرے کی کوئی بات نہیں۔ ابو طلحہؓ کا یہ گھوڑا اڑیل تھا مگر اُس رات کے بعد نبی اکرم ﷺ کی برکت سے ایسا ہوا کہ کوئی گھوڑا دوڑ میں اس کا مقابلہ نہ کرسکتا تھا۔

حضرت ابو طلحہؓ کا ایک کھجوروں کا باغ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ آنحضور ﷺ گاہے بگاہے تشریف لے جاکر کھجوریں تناول فرماتے اور اس کے کنویں کا ٹھنڈا پانی پیتے تھے۔

حضرت ابو طلحہؓ کو نبی کریمؐ کی محبت کا کمال عرفان عطا ہوا تھا۔ آپؓ وہ پہلے شخص تھے جو تبرک کی خاطر آنحضور ﷺ کے بال حاصل کرتے تھے۔ خود آنحضور ﷺ کو آپؓ کی اس خواہش کا احترام تھا۔ چنانچہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے بال کٹوائے تو آدھے باقی صحابہ میں تقسیم کئے اور نصف حصہ سر کے بال آپؓ کو عطا فرمائے۔

آپؓ نے آنحضرت ﷺ کا ایک پیالہ بھی تبرکاً سنبھال کر رکھا ہوا تھا جو شکستہ ہونے کے بعد لوہے کی تار سے جڑا تھا۔ حضرت انسؓ نے ایک دفعہ خواہش ظاہر کی کہ لوہے کی تار کی بجائے سونے یا چاندی کی تار سے پیالہ کا حلقہ باندھا جائے۔ لیکن آپؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی بنائی ہوئی چیز میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں کرنی۔

مدینہ کے ابتدائی مشکل حالات میں ایک روز ابو طلحہؓ نے امّ سُلیم سے کہا کہ مَیں نے رسول کریم ﷺ کی آواز میں ضعف محسوس کیا ہے جو مسلسل فاقہ کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے، کیا تمہارے پاس گھر میں کچھ کھانے کو ہے؟۔ امّ سُلیم نے جَو کی کچھ روٹیاں ایک کپڑے میں لپیٹ کر حضرت انسؓ کے ذریعہ خدمت رسالت میں بھجوادیں۔ حضرت انسؓ مسجد نبوی پہنچے تو آنحضور ﷺ بعض صحابہؓ کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے پوچھا کہ کیا ابو طلحہؓ نے تمہیں کھانے کی کوئی چیز دے کر بھجوایا ہے۔ انسؓ نے اثبات میں جواب دیا تو آنحضورؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ چلو ابو طلحہ کے گھر چلیں۔ جب ابو طلحہؓ کو اس کا علم ہوا تو آپؓ نے فکرمندی سے ام سلیم سے ذکر کیا اس پر امّ سُلیم نے کمال توکل سے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ تب ابو طلحہؓ نے گھر سے نکل کر آنحضور ﷺ کا استقبال کیا۔ حضورؐ نے امّ سُلیم سے پوچھا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ لے کر آؤ۔ ام سلیم وہی روٹیاں لے آئیں اور ایک برتن میں سے کچھ گھی نکال کر ان پر ڈالا۔ آنحضور ﷺ نے اس پر دعا کی اور فرمایا کہ دس دس کرکے صحابہ اندر آتے جائیں اور کھانا کھاتے جائیں۔ اس طرح موجود تمام حاضرین، جن کی تعداد ستر اسّی کے قریب تھی، نے کھانا تناول کیا۔

ایک اور تنگی کے زمانہ میں جب ایک مہمان کے لئے کسی کے گھر سے کچھ میسر نہ آسکا تو نبی کریم ﷺ کی تحریک پر ابو طلحہؓ نے لبیک کہا اور مہمان کو اپنے ہمراہ لے آئے۔ ام سلیم نے کہا کہ گھر میں بچوں کے لئے صرف معمولی سا کھانا ہے۔ چنانچہ ان ایثار پیشہ میاں بیوی نے بچوں کو بھوکے سلادیا اور کھانا چننے کے بعد چراغ درست کرنے کے بہانے گُل کردیا تاکہ رسول اللہ کا مہمان پیٹ بھر کر کھانا کھالے۔ میزبان خود عملاً کھانا کھانے میں شریک نہ ہوئے بلکہ خالی منہ ہلاتے رہے تاکہ مہمان کے اعزاز کی خاطر یہی ظاہر ہو کہ گویا وہ کھانے میں شریک ہیں۔ صبح جب ابو طلحہؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ رات مہمان کے ساتھ جو سلوک تم لوگوں نے کیا خدا تعالیٰ بھی اس پر خوش ہوکر مسکرا رہا تھا۔

ایک دفعہ ابو طلحہؓ کا بیٹا شدید بیمار تھا کہ آپؓ کو کسی کام سے باہر جانا پڑا۔ رات گئے واپس آئے تو بچے کا پوچھا۔ امّ سُلیم نے جواب دیا کہ وہ پُرسکون ہے اور اسے مکمل آرام ہے۔ آپؓ نے اس سے ظاہری صحت کا مفہوم لیا اور اگلی صبح جب مسجد جانے لگے تو امّ سُلیم نے کہا کہ دراصل اللہ تعالیٰ نے اپنی امانت ہم سے واپس لے لی ہے۔ آپؓ اس پر بہت تلملائے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شکایتاً عرض کیا کہ امّ سُلیم نے میرے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے۔ آنحضورؐ نے دونوں میاں بیوی کو دعا دی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دس بیٹے عطا کئے جو سب حافظِ قرآن تھے۔

حضرت ابو طلحہؓ مالی قربانی میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ ایک بار مسجد نبوی کے سامنے والا اپنا باغ بھی خدمت رسالت میں پیش کردیا۔ آنحضور ﷺ نے آپؓ ہی ذریعے اس باغ کو آپؓ کے غریب رشتہ داروں میں تقسیم کروادیا۔

آپؓ کی اطاعت کا یہ حال تھا کہ ایک بار آپؓ کے ہاں محفل جمی تھی جس میں مہمانوں کی تواضع شراب سے کی جارہی تھی کہ مدینہ کی گلیوں میں منادی ہوئی کہ شراب حرام کردی گئی ہے۔ آپؓ نے اعلان کرنے والے سے کوئی سوال کرنے کی بجائے حکم دیا کہ شراب کے مٹکے فوراً توڑدو۔

جنگ بدر میں اسلامی لشکر کو تازہ دم کرنے کیلئے اُن کیلئے عارضی نیند کے غلبہ کا جو نشان اتارا گیا، ابو طلحہؓ اس کے بذات خود شاہد تھے۔ چنانچہ آپؓ کے ہاتھ سے اونگھ آجانے کے باعث تلوار گر گر جاتی تھی، آپؓ پھر پکڑتے تھے اور وہ پھر گرتی تھی۔ بدر کے میدان میں آپؓ نے ایسی زبردست تیر اندازی کی کہ دو تین کمانیں توڑ ڈالیں۔ آپؓ زبردست جنگجو تھے اور میدان میں شیر کی طرح گرج کر دشمن پر حملہ آور ہوتے تھے۔ آنحضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ لشکر میں ابو طلحہؓ کی تنہا آواز ایک جماعت کی آواز پر بھی بھاری ہوتی ہے۔

غزوہ احد میں آپؓ بھی ان چند جاں نثاروں میں شامل تھے جو مسلمانوں کی پسپائی کے وقت آنحضور ﷺ کے گرد جمع ہوگئے تھے۔ انہی خوش نصیبوں میں ایک مہاجر قریشی ابو طلحہؓ بھی تھے جنہوں نے آنحضور ﷺ کے چہرہ کی حفاظت کے لئے اپنا ہاتھ بطور ڈھال تیروں کے آگے کردیا اور اُن کا ہاتھ شل ہوکر ٹنڈا ہوگیا۔

غزوہ خیبر کے موقع پر بھی یہ فدائی اپنے آقا کے ہمرکاب تھا اور آپؓ کی سواری آنحضور ﷺ کی سواری کے بالکل ساتھ تھی۔ غزوہ سے واپسی کے وقت بھی آپؓ آنحضورؐ کے بالکل ساتھ ساتھ رہے اور جب ایک موقع پر آنحضور ﷺ کی اونٹنی جس پر حضورؐ اور حضرت صفیہؓ سوار تھے، ٹھوکر کھاکر گری تو باوفا ابو طلحہؓ نے دیوانہ وار اپنے اونٹ سے چھلانگ لگادی اور عرض کیا میرے آقا! میں آپ پر قربان، آپ کو کوئی چوٹ تو نہیں آئی۔ آنحضورؐ نے فرمایا، پہلے عورت کی خبرگیری کرو۔ اس پر ابو طلحہؓ نے کمال حیاداری کے ساتھ پہلے اپنے چہرہ پر کپڑا ڈال کر پردہ کیا تب ام المومنین کی طرف رُخ کیا اور پھر وہ کپڑا انہیں اوڑھا دیا اور حضرت صفیہؓ اطمینان سے سنبھل کر بیٹھ گئیں۔ ابو طلحہؓ نے پھر حضورؐ کی اونٹنی کا پالان مضبوطی سے باندھا اور آپؐ کو اور حضرت صفیہؓ کو سوار کرواکے روانہ کیا۔

فتح مکہ اور غزوہ حنین کے تاریخی معرکوں میں بھی حضرت ابو طلحہؓ شریک ہوئے۔ حنین کے موقع پر آنحضور ﷺ نے اعلان کیا تھا کہ جو مجاہد کسی کافر کو قتل کرے گا تو کافر کا اسلحہ اور سواری بطور مال غنیمت اسے ملے گا۔ ابو طلحہؓ کے ہاتھوں اس روز بیس دشمنان اسلام کیفر کردار کو پہنچے۔ حضرت ام سلیمؓ بھی ایک خنجر تھامے غزوہ میں شامل تھیں۔

آنحضرت ﷺ کی وفات پر تدفین کے لئے جب یہ سوال پیدا ہوا کہ قبر میں لحد بنائی جائے یا سیدھی قبر ہو تو حضرت عباسؓ نے یہ معاملہ منشاءالٰہی کے حوالہ کرتے ہوئے دو آدمی بیک وقت دونوں قسم کی قبر بنانے والوں کی طرف دوڑائے۔ حضرت ابو عبیدہؓ سیدھی قبر بناتے تھے جسے شق کہتے ہیں۔ ان کی طرف جو قاصد گیا وہ اسے نہ مل سکے۔ حضرت ابو طلحہؓ لحد بناتے تھے۔ اُن کی طرف بھیجا ہوا، اُنہیں ہمراہ لایا چنانچہ نبی کریم ﷺ کی لحد بنانے کی سعادت بھی ابو طلحہؓ کے حصہ میں آئی۔ اور یوں عمر بھر ذاتی خدمات بجالانے والے ابو طلحہؓ کو اس آخری خدمت کی بھی توفیق ملی۔

حضرت ابو طلحہؓ خلافتِ راشدہ کے زمانہ میں بھی جہاد کی توفیق پاتے رہے۔ جب حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں بحری بیڑہ مہم پر روانہ ہونے لگا تو آپؓ بھی اس میں باصرار شامل ہوئے۔ اسی سفر میں (۳۴ھ میں) آپؓ کی وفات ہوگئی۔ دورانِ سفر ساتویں روز جب ایک جزیرہ پر بحری بیڑہ اترا تو وہاں آپؓ کو دفن کیا گیا۔ اس عرصہ میں آپؓ کی نعش بالکل محفوظ رہی۔ حضرت عثمانؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

اگرچہ حضرت ابو طلحہؓ کو ایک لمبا عرصہ آنحضور ﷺ کی صحبت میں گزارنے کی سعادت عطا ہوئی لیکن اپنی تواضع، انکسار اور محتاط طبیعت کے باعث آپؓ کی روایات بہت کم ہیں۔ اور جو روایات ہیں وہ آپؓ کی گہری دینی بصیرت کو ظاہر کرتی ہیں۔

آپؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ کے چہرے سے خوشی کے آثار ہویدا تھے۔

صحابہؓ کے عرض کرنے پر فرمایا کہ میرے ربّ نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ میری امت میں سے اگر کوئی ایک دفعہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں شمار کرے گا اور دس خطائیں معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے اور مزید یہ کہ اسی طرح کی رحمتیں اور برکتیں اس کی طرف بھی لوٹائی جائیں گی۔

......❁......❁......❁......

حضرت سید محمد سرور شاہ صاحبؓ

حضرت سید محمد سرور شاہ صاحبؓ کا مختصر ذکر خیر قبل ازیں اسی کالم کی اشاعتوں ۱۴؍جولائی ۹۵ء اور ۶؍ستمبر ۹۶ء میں شامل اشاعت کیا جاچکا ہے۔ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۸ و ۲۹؍جنوری ۹۹ء میں بھی مکرم مرزا محمد اقبال صاحب کے قلم سے ایک مضمون دو اقساط میں شائع ہوا ہے۔

حضرت مولوی صاحبؓ ۱۰؍ستمبر ۱۸۵۵ء میں ضلع مظفر آباد (کشمیر) کے قصبہ گھنڈی میں محترم سید محمد حسن شاہ صاحب کے ہاں پیدا ہوئے جو حضرت عبدالقادر جیلانیؒ کی اولاد میں سے تھے۔ اس خاندان کو ہزارہ اور شمالی کشمیر میں بہت توقیر حاصل تھی۔ قرآن کریم ناظرہ اور ابتدائی تعلیم کے بعد آپ کے والد نے آپکو زمینداری کے کام پر لگادیا۔ ایک روز آپ نے اپنے والد کو "گلستان" کی مدد سے فارسی میں خط لکھا تو انہیں دوبارہ آپ کی تعلیم کی طرف توجہ ہوئی۔ چنانچہ آپ ۱۳؍سال کی عمر میں مزید تحصیل علم کے لئے اپنے وطن سے نکلے اور مختلف اساتذہ سے صرف و نحو، منطق و فلسفہ اور طب کی تعلیم حاصل کرکے دیوبند تشریف لے گئے اور حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ پھر لاہور اور بعض دیگر جگہوں پر جاکر قرآن کریم، ہدایۃ النحو، مشکوٰۃ اور بہت سی کتب پڑھیں۔ تحصیل علم کی خاطر آپؓ نے بہت صعوبتیں برداشت کیں۔ فارغ ہوکر آپ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں دوسال مدرس رہے۔

آپکے والد صاحب حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کے معتقد تھے اور اُن کے ارشاد پر آپ اپنے لاہور میں قیام کے دوران حضرت مولوی صاحبؓ کے لاہور تشریف لانے پر اُنکی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ آپؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کا نام بھی سن رکھا تھا اور تلاش حق شروع کردی تھی۔ ۱۸۹۲ء میں دیوبند جاتے ہوئے جب آپ ایک دفعہ لدھیانہ میں ٹھہرے تو حضور علیہ السلام بھی وہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ چنانچہ آپؓ تین گھنٹہ تک حضرت اقدسؑ کی صحبت سے فیضیاب ہوتے رہے۔ بعد میں مختلف خوابوں سے دل نے تسلی پائی اور پھر "آئینہ کمالات اسلام" کا مطالعہ کیا تو یکم مارچ ۱۸۹۷ء کو احمدیت قبول کرلی۔ آپؓ کے اعلانِ بیعت کے ساتھ ہی آپؓ کو ملازمت سے برخواست کردیا گیا چنانچہ آپ مشن کالج پشاور میں پروفیسر مقرر ہوگئے اور آپکی تنخواہ ۱۸۰؍روپے مقرر ہوئی۔ یہیں سے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد پر آپؓ ملازمت ترک کرکے قادیان چلے آئے اور نہایت قلیل گزارہ پر قانع ہوکر نہایت خلوص اور فدائیت کے ساتھ سلسلہ کی خدمت بجالانے لگے۔ حضرت اقدسؑ نے ایک بار حضرت مولوی صاحبؓ سے فرمایا کہ خدا نے مجھے جو فراست دی ہے اس کے ساتھ میں آپؓ میں رشد اور سعادت دیکھتا ہوں۔

آپؓ کے والد حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی محبت کی وجہ سے پہلے مخالفت نہیں کرتے تھے لیکن بعد میں دیگر علماء کی طرح حد سے زیادہ مخالف ہوگئے۔ مگر حضرت مولوی صاحبؓ کی دعائیں آپکے والد صاحب کے حق میں قبول ہوئیں اور بالآخر انہوں نے بھی احمدیت قبول کرلی۔

حضرت اقدسؑ کے بعض سفروں میں آپؓ کو رفاقت کی سعادت نصیب ہوئی۔ چنانچہ ۱۹۰۳ء میں جہلم بھی تشریف لے گئے۔ ۱۹۰۷ء میں جب حضرت مسیح موعودؑ کی وقف کی تحریک پر آپؓ نے لبیک کہا تو حضورؑ نے آپؓ کی درخواست پر تحریر فرمایا: "آپ کو اس کام کے لائق سمجھتا ہوں۔"

مُدّ کے مباحثہ میں آپؓ کو حضورؑ نے جماعت کا نمائندہ بناکر بھجوایا اور آپؓ کی مباحثہ میں کامیابی کا ذکر اپنی کتاب "اعجاز احمدی" میں یوں فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے آپ کو روح امین سے قوت دی" اور آپؓ کو غضنفر یعنی شیر کا خطاب بھی دیا۔ اسی طرح نواب صاحب رامپور نے جب احمدی مسائل پر گفتگو کرنے کی خواہش کی تو حضورؑ نے آپؓ کو منتخب فرمایا۔

حضرت اقدسؑ کے بعض نشانات کا گواہ بننے کا اعزاز بھی آپکو حاصل ہوا۔ چنانچہ "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ ۷۵ پر بھی آپؓ کا نام تحریر ہے۔ حضورؑ کے دور میں آپؓ کو نمازیں اور جمعے پڑھانے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ حضورؑ نے آپؓ کو مسجد اقصیٰ کا امام مقرر فرمایا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کی غیرحاضری میں آپؓ ہی قرآن شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ آپؓ کی قرآن کریم کی تفسیر حضور علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے عہد کے دوران جماعتی رسائل میں شائع ہوتی رہی۔

خلافت اولیٰ کے دور میں بھی آپؓ کو متعدد نمازیں پڑھانے اور خطبات دینے کی سعادت عطا ہوئی اور مجلس نصاب مدرسہ احمدیہ کے رکن بھی منتخب ہوئے۔

حضرت مولوی صاحبؓ نہایت عابد و زاہد اور متقی بزرگ تھے۔ آپؓ کی نماز کی پابندی کے بارے میں یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب آپؓ کی بیٹی حلیمہ بیگم صاحبہ نزع کی حالت میں تھیں تو نماز کا وقت ہوگیا۔ آپؓ نے بچی کا ماتھا چوما اور سر پر ہاتھ پھیرا اور خدا کے سپرد کرکے مسجد چلے گئے۔ نماز کے بعد جب جلدی سے واپس آنے لگے تو کسی نے وجہ دریافت کی۔ آپؓ نے فرمایا کہ نزع کی حالت میں بچی کو چھوڑ آیا تھا۔ اب فوت ہوچکی ہوگی، اس کے کفن دفن کا انتظام کرنا ہے۔ چنانچہ بعض دوست گھر تک ساتھ آئے تو بچی وفات پاچکی تھی۔

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ ابھی بچہ ہی تھے کہ اُن کے بلند مرتبہ و مقام کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی صاحبؓ کو خبر دیدی تھی چنانچہ آپؓ فرماتے ہیں کہ اس بات کا علم ہونے کے بعد سے مَیں نے اُس کلاس میں ہمیشہ کھڑے ہوکر پڑھایا ہے اور بیٹھ کر پڑھانے کو سُوءِ ادب خیال کیا ہے جس میں حضرت میاں صاحبؓ موجود ہوتے۔

حضرت مولوی صاحبؓ نے حضرت مصلح موعودؓ کے حضرت مریم صاحبہ (سیدہ امّ طاہر صاحبہؓ) اور حضرت سیدہ عزیزہ بیگم صاحبہ کے ساتھ نکاحوں کا اعلان بھی کیا۔ آپؓ نے تربیت اور دعوت الی اللہ کے لئے ہندوستان میں متعدد مقامات کے بے شمار سفر کئے۔ دور خلافت ثانیہ میں آپؓ رکن مجلس معتمدین، افسر مدرسہ احمدیہ، پروفیسر اعلیٰ، سیکرٹری بہشتی مقبرہ، جنرل سیکرٹری، ناظر تعلیم و تربیت، ناظم جلسہ سالانہ اندرون شہر، افسر مال، رکن شوریٰ، ۲۴ء میں انتظامیہ کمیٹی کے رکن، افسر مساجد مرکزیہ، مفتی سلسلہ، امیر مقامی، پرنسپل جامعہ احمدیہ اور پرنسپل جامعۃ الواقفین بھی رہے۔

حضرت مولوی صاحبؓ نے دو شادیاں کیں جن سے کُل چار بیٹیاں اور دو بیٹے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے۔

یکم جون ۴۷ء کو پیرانہ سالی کے باعث آپؓ پر اُس وقت بے ہوشی کی کیفیت طاری ہوگئی جب آپ حضرت مصلح موعودؓ کی ایک مجلس عرفان میں شریک تھے اور پھر ۳؍جون بروز جمعہ اسی حالت میں وفات ہوگئی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپؓ کا جنازہ پڑھایا، نعش کو کندھا دیا، اپنے دست مبارک سے قبر پر مٹی ڈالی اور قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ قطعہ خاص بہشتی مقبرہ قادیان میں آپؓ کی تدفین ہوئی۔

۶؍جون کو خطبہ جمعہ میں حضورؓ نے حضرت مولوی صاحبؓ کا تفصیلی ذکر خیر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ: "میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ حضرت خلیفہ اول درسی کتب کے بعض مشکل مقامات کے متعلق مولوی سید سرور شاہ صاحبؓ سے فرماتے کہ آپ اس کا مطالعہ کرکے پڑھائیں، مجھے اس کی مشق نہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب وہ مشکل مقامات طالبعلموں کو پڑھاتے۔...... ان میں محنت کی عادت تھی کہ میں نے جماعت کے اور کسی شخص میں نہیں دیکھی۔ اگر مجھے کسی کی محنت پر رشک آتا تھا تو وہ مولوی صاحب ہی تھے۔...... وصیت کا انتظام مولوی سید سرور شاہ صاحب کا ممنون احسان ہے"۔

......❁......❁......❁......

بادشاہی مسجد لاہور

برصغیر میں مسلمانوں کی تعمیراتی تاریخ میں اہم اور پرشکوہ عمارات سب سے پہلے بھنبھور میں تعمیر ہوئیں جو محمد بن قاسم کی آمد سے مرکز اسلام بنا تھا۔ بعد ازاں یہ سلسلہ جاری رہا۔ ۱۶۷۴ء میں مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے لاہور میں بادشاہی مسجد تعمیر کروائی جسے ماہرینِ تعمیرات برصغیر میں مساجد کے طرز تعمیر کے عروج کا نام دیتے ہیں۔ یہ مسجد عالمگیر کے رضاعی بھائی فدائی خان کی نگرانی میں تعمیر ہوئی۔ اس بارہ میں ایک معلوماتی مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۷؍فروری ۹۹ء میں مکرم وحید احمد صاحب کے قلم سے شائع ہوا ہے۔

بادشاہی مسجد زمین سے بیس فٹ اونچے چبوترے پر بنی ہوئی ہے جس کے سامنے شاہی قلعہ واقع ہے۔ مسجد کے صدر دروازہ سے داخل ہوتے ہی بائیس قدم کا سنگ سرخ کا ایک زینہ طے کرنا پڑتا ہے۔ آگے وسیع و عریض صحن ہے جس کے درمیان وضو کے لئے سفید سنگ مرمر سے تالاب بنایا گیا ہے۔ صحن کے اردگرد تعلیم و تعلم کے لئے اقامتی اور تدریسی کمرے ہیں۔ صدر دروازہ کے اوپر والی منزل میں بعض تبرکات ہیں جو روایتاً آنحضور ﷺ، صحابہؓ اور بعض اولیاء کی طرف منسوب سمجھے جاتے ہیں۔ نماز کا ایوان جلال و جمال کا مرقع ہے۔ محراب میں سنگ مرمر لگا ہوا ہے جو گلکاری سے مزین ہے۔

مسجد کی تعمیر مجموعی طور پر سنگ سرخ سے کی گئی ہے جو فتح پور سیکری (انڈیا) سے لایا گیا تھا۔ بعض سلوں پر سیاہ اور سفید پتھر سے گُل کاری کی گئی ہے۔ مسجد کے تینوں بڑے گنبد اور میناروں کے چھوٹے گنبد سفید سنگ مرمر سے مزین ہیں۔ عام تعمیر میں چھوٹی پختہ اینٹ استعمال کی گئی ہے جسے شاہجہانی اینٹ کہا جاتا ہے۔ مغلوں کی شاہی عمارات کی طرح اس عمارت میں بھی لکڑی کا استعمال نہیں ہوا۔

مسجد کے چار ہشت پہلو مینار ہیں جن میں سے ہر ایک تین منزلہ ہے اور قریباً ۱۴۴؍فٹ اونچا ہے۔ اسکے اوپر چھتریاں بنائی گئی ہیں۔ یہ چھتریاں ۱۸۴۰ء کے زلزلہ میں ضائع ہوگئی تھیں اس لئے دوبارہ بنائی گئی ہیں۔ بادشاہی مسجد کی تعمیر میں توازن کا ایک ایسا رنگ نظر آتا ہے جو بالعموم آج کی مساجد میں مفقود ہے اور یہ اپنی سادگی کے ساتھ ایک نہایت پُرشکوہ عمارت ہے۔

......❁......❁......❁......

مقبول درگاہ الٰہی سے درخواست دعا کی شرائط

حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پنجاب کی ایک مشہور درسگاہ سے کسی حافظ صاحب کا عریضہ پہنچا جس کے جواب میں آپ نے اپنے پُرمعارف مکتوب میں اہل اللہ سے دعا کرانے کی بعض شرائط تحریر کرتے ہوئے فرمایا:- "دعا میں یہ شرط ہے کہ اس شخص سے جس سے دعا کرانا چاہتا ہے اور جو حقیقت میں مقبول درگاہ الٰہی ہے پورا پورا تعلق ارادت اور محبت کا پیدا کرے اور اس پر ثابت کرے کہ وہ ایسا ہی ہے تا دعا کرنے والے کی توجہ کامل طور پر اس کی طرف ہو جائے کیونکہ جو لوگ خدا کے مقبول بندے ہوتے ہیں وہ زبانی باتوں سے متوجہ نہیں ہوسکتے جب تک سچی ارادت مشہود نہ کریں اور کسی کو وفادار نہ پائیں۔ پھر دوسری، دعا کے لئے یہ شرط ہے کہ ایسے شخص سے جو بطور شفیع درمیان ہوکر دعا کرتا ہے ہرگز ہرگز اس سے جلدی نہ کی جاوے گو سات سال بھی گزر جائیں جو دنیا کی عمر کا ایک عدد ہے۔ ایسے لوگ بہت امید سے کہا جاتا ہے کہ آخر اپنے مطلب کو پاتے ہیں"۔

حضور علیہ السلام کی یہ پُرمعارف تحریر روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۱؍جنوری ۹۹ء میں اخبار "بدر" کی ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

01/10/99 - 07/10/99

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 01 October 1999
20 Jamada Al Akera 1420

00.05	Tilawat, Darsul Hadith, News
00.35	Children's Corner: Tarteel ul Quran Class Lesson No.29 (R)
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No. 279 (R)
02.10	Tabarukaat: Speech by Ch. M. Zafrullah Khan Sahib, Jalsa Salana 1968 (R)
03.05	Urdu Class: With Huzoor (R)
04.10	Learning Arabic: Lesson No.14 (R)
04.25	Urdu Adab Ka Ahmadiyyat Dabistan (R)
04.50	Homeopathy Class: Lesson No.70
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Tarteel ul Quran Class
06.55	Quiz: History of Ahmadiyyat, Part 7
07.45	Saraiky Programme: Friday Sermon Rec: 05.06.98
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.279 (R)
09.50	Urdu Class: With Huzoor (R)
10.55	Indonesian Service: Wacana Hadith, more..
11.25	Bengali Service: 'Qudrat i Saniya'
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50	Darood Shareef
13.00	Friday Sermon
14.00	Documentary: Hobbies, Part 2
14.20	Rencontre Avec Les Francophones: Rec:09.02.98, with French speaking guests
15.35	Friday Sermon: (R)
16.35	Children's Corner:No.4, Pt2 MTA Canada
16.55	German Service: Quran und Bible, more...
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.20	Urdu Class: With Huzoor
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No. 281 Rec: 07.05.97
20.30	MTA Belgium: Topspraak Dor
21.20	Medical Matters: Topic – Pregnancy
21.50	Friday Sermon: (R)
22.55	Rencontre Avec Les Francophones: (R)

Saturday 2nd October 1999
21 Jamada Al Akera 1420

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.35	Children's.Corner:No.4, Pt 2 MTA Canada
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No. 281 (R)
02.05	Weekly Review: Coming programmes
02.20	Friday Sermon: (R)
03.15	Urdu Class: (R)
04.20	Computers for Everyone: Part 17 (R)
04.55	Rencontre Avec Les Francophones (R)
06.05	Tilawat, Review, Darsul Hadith, News
07.00	Children's Corner:No.4, Pt1 MTA Canada
07.30	Mauritian Programme: J/S 99 Preparations
08.20	Medical Matters: Topic – Pregnancy (R)
08.55	Liqa Ma'al Arab: Session No. 281 (R)
09.55	Urdu Class (R)
11.00	Indonesian Service:
12.05	Tilawat, News, Weekly Review
12.50	Learning Danish: Lesson No.40
13.15	Computers For Everyone: Part 17 (R)
13.50	Bengali Service: Various Programmes
14.55	Children's Class: with Huzoor
15.55	Quiz: Khutbat e Imam, from 1998
16.50	Hikayate Shereen: Story No.5
17.00	German Service:
18.05	Tilawat, Weekly Review
18.25	Urdu Class: With Huzoor
19.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.282 Rec: 08.05.97
20.45	Special Programme: The Matyrdom of Mirza Ghulam Qadir Saheed
21.30	Children's Class: Rec,21.03.98
22.35	Opening Speech: Jalsa Salana 99 (UK) Rec:30.07.99 – By Huzoor

Sunday 3rd October 1999
22 Jamada Al Akhera 1420

00.05	Tilawat, News, Weekly Review
00.50	Quiz: Khutbat e Imam (R)
01.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.274 (R)
02.15	Canadian Horizons: Children's Class
03.15	Urdu Class: (R)
04.20	Learning Danish: Lesson No.40 (R)
04.50	Children's Class: With Huzoor (R)
06.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.50	Special Programme: The Matrydom of Mirza Ghulam Qadir Shaheed
07.25	Opening Speech: Jalsa Salana 99 (UK) Rec:30.07.99 – By Huzoor (R)
08.20	Documentary: Handicraft Exhibition (R)
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.282 (R)
09.55	Urdu Class: With Huzoor (R)
10.55	Indonesian Service: Al Fatihah, ...
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Chinese: Lesson No.141
13.10	Friday Sermon:
14.10	Bengali Service:Hadhrat Imam Mahdi (AS)
15.25	Mulaqat With English Speaking Friends With Huzoor Rec: 21.04.96
16.30	Children's Class: Lesson No.29, Part 2 Rec: 17.06.95
16.55	German Service:
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi
18.25	Urdu Class:
19.35	Weekly Review
19.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.283 Rec: 13.05.97
20.45	Albanian Item: Introduction to Islam
21.20	Dars ul Quran: No5, Rec,07.02.95
22.55	Mulaqat With Huzoor (R)

Monday 4th October 1999
23 Jamada Al Akhera 1420

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Class: Lesson No.30, Pt2 (R)
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No. 283 (R)
02.05	MTA USA: Nuclear Plant Tour
03.00	Urdu Class: With Huzoor (R)
04.10	Learning Chinese: Lesson No. 141 (R)
04.40	Mulaqat With Huzoor (R)
06.05	Tilawat, News
07.00	Children's Class: Lesson No.30, Part 2(R)
07.05	Dars ul Quran: Lesson No.5 (R)
08.45	Liqa Ma'al Arab Session No. 283 (R)
09.50	Urdu Class: With Huzoor (R)
10.55	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Norwegian: Lesson No.36
13.10	MTA Sports: Volleyball Final Rabwah vs Gujranwalah
14.05	Bengali Service:
15.05	Homeopathy Class: Lesson No. 71 Rec: 20.03.95
16.10	Children's Class: Lesson No.31, Part 1
16.55	German Service.
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat
18.30	Urdu Class: With Huzoor
19.45	Liqa Ma'al Arab: Session No.287 Rec: 29.05.97
20.50	Turkish Programme:
21.25	Rohani Khazaine Host: Syyed Mubashir Ahmad Ayaz Sahib
22.15	Homoeopathy Class: Lesson No.71 (R)
23.20	Learning Norwegian: Lesson No.36 (R)

Tuesday 5th October 1999
24 Jamada AL Akera 1420

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Class: Lesson No.31, Pt1 (R)
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.287 (R)
02.15	MTA Sports: Volleyball Final
03.05	Urdu Class: With Huzoor (R)
04.25	Learning Norwegian: Lesson No.36 (R)
04.55	Homoeopathy Class: Lesson No.71 (R)
06.05	Tilawat, Darsul Hadith, News
06.40	Children's Class: Lesson No.31, Part 1 (R)
07.00	Pushto Programme: Friday Sermon Rec:27.03.98, With Pushto Translation
08.05	Rohani Khazaine: Noor ul Quran (R) Guests: Mubasir Ahmad Kahloon Sb & Abdus Sami Khan Sb
08.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.287 (R)
09.55	Urdu Class: With Huzoor (R)
10.55	Indonesian Service:
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Swedish: Lesson No.21
13.00	From The Archives: Friday Sermon by Huzoor, Rec:19.01.90
13.55	Bengali Service: Blessings of namaz, Terrorism in the name of Islam,..
14.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.35 Rec: 23.01.95
16.00	Children's Corner: Tarteel ul Quran Class Lesson No.30
16.20	Children's Corner: Entertaining and educating, Nasrat Rawalpindi – Part 2
16.55	German Service:
18.05	Tilawat, Darsul Hadith
18.30	Urdu Class: With Huzoor
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No. 288 Rec:29.05.97
20.45	Norwegian Service: Contemporary Issues, 'Christianity, a journey from fact to fiction'
21.05	MTA Variety: Speech by Musa Asad Sahib Ahmadiyyat: A new generation in the USA
21.35	Hamari Kaenat: Environmental Satalites, Host:Syyeed Tahir Ahmad Sahib
22.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.35 (R)
23.00	Learning Swedish: Lesson No.21 (R)
23.25	Interview of Aadam Khan Sahib By Maghfoor Ahmad Sahib

Wednesday 6th October 1999
25 Jamada Al Akhera 1420

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Tarteel ul Qurean Class Lesson No.30 (R)
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.288 (R)
02.00	From The Archives: Friday Sermon (R) Rec:19.01.90
03.00	Urdu Class: With Huzoor (R)
04.00	Learning Swedish: Lesson No.21 (R)
04.25	Interview of Aadam Khan Sahib (R)
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.35 (R)
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Tarteel ul Quran Class
07.00	Swahili Item: Friday Sermon by Huzoor Rec: 13.09.96, With Swahili Translation
08.05	Hamari Kaenat: Environmental Satalites Host: Syed Tahir Ahmad Sahib (R)
08.30	A Page from the History if Ahmadiyyat
08.45	Liqa Ma'al Arab: Session No. 288 (R)
09.55	Urdu Class: With Huzoor (R)
10.55	Indonesian Service:
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Spanish: Lesson No.7
12.55	Mulaqat: Huzoor and Urdu speaking guests Rec: 20.01.95
14.00	Bengali Service: Friday Sermon Rec: 29.01.99
15.05	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.36 Rec: 18.01.95
16.10	Children's Corner: Guldasta
16.35	Documentary: Children's Book Fair – Pt 1
16.55	German Service:
18.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30	Urdu Class:
19.35	Liqa Ma'al Arab: Session No. 303 Rec: 08.07.97
20.35	MTA France: Match de Football Edernay vs Khuddam
21.20	MTA Lifestyle: Al Maidah – Chinese Food
22.05	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.36 (R)
23.10	Learning Spanish: Lesson No.7 (R)
23.25	Speech: By Laiq Ahmad Abid Sahib (R) From Jalsa Salana Umarkot, Pakistan

Thursday 7th October 1999
26 Jamada Al Akhera 1420

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.35	Children's Corner: Guldasta (R)
01.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.303 (R)
02.00	Mulaqat: with Urdu speaking guests (R)
03.05	Urdu Class: With Huzoor (R)
04.05	Learning Spanish: Lesson No.7 (R)
04.25	Speech: By Laiq Ahmad Abid Sahib (R) From Jalsa Salana Umarkot, Pakistan
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.36 (R)
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Guldasta (R)
07.00	Sindhi Program: Friday Sermon Rec: 13.11.98
08.05	MTA lifestyle: Al Maidah – Chinese Food
08.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.303 (R)
10.00	Urdu Class: With Huzoor (R)
10.55	Indonesian Service:
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Arabic: Lesson No.15
12.55	Tabarukaat: speech by Ch. M. Zafrullah Khan Sb, Jalsa Salana 1970
14.05	Bengali Service: Q/A with Huzoor Rec: 05.09.98
15.05	Homoeopathy Class No:72 Rec: 21.03.95
16.05	Children's Corner: Tarteel ul Quran Lesson No.31 (R)
16.25	Waqfeen e Nau Programme
16.55	German service
18.05	Tilawat, Dars Malfozaat
18.30	Urdu Class: With Huzoor
19.30	Liqa Ma'al Arab: Session No. 304 Rec: 09.07.97
20.35	Speech: by Tahir Selby Sahib – J/S 1989 Topic: Characteristics of a Dain Ilallah
20.55	Quiz: History of Ahmadiyyat, No.8
21.30	Hua Mein Fazlon Ka Munadi
21.50	Homoeopathy Class No.72 (R)
22.50	Learning Arabic: Lesson No.15 (R)
23.10	Speech: by Abdus Salam Tahir Sahib

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 6 | Friday, October 1, 1999 | Issue No. 40

غانا میں تبلیغی اور تربیتی مراکز کی کارکردگی پر ایک نظر

رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ غانا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسند خلافت پر سرفراز ہوتے ہی دعوت الی اللہ کے میدان میں ایک نئی لہر پیدا ہوئی۔ خدا کے فضل سے دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں غیر مسلم، اسلام کی آغوش میں آنے لگے تب پیارے آقا نے ان نومبائعین کی تربیت پر زور دیا اور قرآنی ہدایت کی روشنی میں تاکید فرمائی کہ ان کی تربیت کے مراکز قائم کئے جائیں جہاں ان کے چند نمائندے بلاکر ان کی تربیت کی جائے، انہیں دین کے مسائل سے آگاہ کیا جائے۔ تب یہ لوگ واپس جاکر اپنے اپنے علاقوں میں اس تربیت کے کام کو جاری رکھیں۔ جماعت احمدیہ غانا نے پیارے امام کی آواز پر والہانہ لبیک کہنے کی سعادت حاصل کی۔

ابتدائی تربیتی سنٹر برائے نومبائعین

جماعت نے فوری طور پر کماسی کے قریب Boadi کے مقام پر پہلا تربیتی کورس شروع کردیا۔ چند نومبائعین کو بلاکر چند روزہ تربیتی پروگرام تشکیل دیا گیا۔ اس میں انہیں نماز کی ادائیگی کا طریق سکھایا گیا نیز بنیادی دینی معلومات فراہم کی گئیں۔ لیکن جلد ہی حسب حالات اس مقصد کے لئے دو قسم کے تربیتی کورسز منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا:

۱۔ چھ ماہ کا تربیتی کورس۔
۲۔ دو ہفتہ کا تربیتی کورس۔

چھ ماہ کا تربیتی کورس برائے نومبائعین

یہ کورس ۱۹۹۱ء میں شروع ہوا۔ پہلے کورس میں پانچ طلبہ شریک ہوئے جبکہ دوسرے کورس میں شرکاء کی تعداد ۱۹ تھی۔ خدا کے فضل سے ۱۹۹۹ء تک اس قسم کے ۹ کورسز منعقد کئے جاچکے ہیں۔ ان کورسز کے دوران ۲۳۳ نومبائعین کو دینی معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

دو ہفتہ کا تربیتی کورس برائے آئمہ

نومبائعین میں آئمہ مساجد بھی تھے۔ لہٰذا ان کی تربیت کے لئے الگ دو ہفتہ کا تربیتی کورس شروع کیا گیا۔ کورس کے دوران ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا گیا اور اسلام اور جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف کروایا گیا۔ اس کا مقصد یہی تھا کہ وہ ان معلومات کو اپنے اپنے علاقوں میں پہنچائیں اور اس تربیتی کام کو آگے جاری رکھیں۔ اس قسم کا پہلا کورس ۱۹۹۴ء میں منعقد ہوا۔ یہ کورس اکرا میں مکرم الحاج ابراہیم بانسو صاحب کے گھر پر منعقد ہوا۔ ان کورسز میں شامل آئمہ کی تعداد مختلف رہی۔ کبھی چالیس اور کبھی چھتیس وغیرہ۔ تاہم خدا کے فضل سے اپریل ۱۹۹۹ء تک اس قسم کے ۴۵ کورسز ہوچکے ہیں جن کے نتیجہ میں چھ سو آئمہ کو تربیت اور جماعت کے تعارف کے مراحل سے بخوبی گزارا گیا ہے۔

ابتدا میں دونوں کورسز کے لئے جگہ مکرم ڈاکٹر یوسف احمد اڈوسی صاحب فراہم کرتے رہے۔ اب اصل مسئلہ ان کورسز کے لئے الگ مستقل عمارت کی تعمیر کا تھا۔

تربیتی مرکز کے لئے نئی عمارت کی تعمیر

کورسز مستقل بنیادوں پر جاری رکھنے کے لئے ایک الگ عمارت کی تعمیر کی ضرورت تھی۔ چنانچہ خدا کے فضل سے اس کے لئے الگ خوبصورت اور کشادہ عمارت تعمیر کی گئی۔ اس عمارت کی تعمیر کا سہرا مکرم ڈاکٹر یوسف احمد اڈوسی صاحب کے سر ہے۔ انہوں نے ذاتی زمین پر اپنے ذاتی خرچ سے تربیتی و تبلیغی مرکز کے لئے تمام بنیادی ضروریات پر مشتمل ایک شاندار عمارت تعمیر کرائی اور اسے جماعت احمدیہ غانا کے سپرد کردیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

خدا کے فضل سے اب یہاں آئمہ کے لئے کورسز بسہولت منعقد کئے جاتے ہیں اور انہیں رہائش اور کلاسز وغیرہ کے لئے کوئی دقّت پیش نہیں آتی۔

رپورٹ ششماہی تربیتی کورس

(منعقدہ یکم ستمبر ۹۸ء تا یکم مارچ ۹۹ء)

یہ کورس یکم ستمبر ۱۹۹۸ء تا یکم مارچ ۱۹۹۹ء منعقد کیا گیا۔ اس میں غانا کے مختلف ریجنز کے چالیس نومبائعین شریک ہوئے۔

رپورٹ دو ہفتہ تربیتی کورس

(منعقدہ ۱۵ تا ۲۸/اپریل ۱۹۹۹ء)

اس کورس کا آغاز ۱۵/اپریل ۱۹۵۹ء سے

بقیہ صفحہ ۷ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:۔"شیخ عجم" از صفحہ ۴

صبح آگے روانہ ہوئے اس سفر میں ان لوگوں کے ساتھ تھوڑا سا ضرورت کا سامان بستر وغیرہ ہی تھے باقی تمام اثاثہ اور سامان پیچھے چھوڑ آئے تھے راستہ میں ایک گاؤں آیا جہاں کا نمبردار سید احمد نور کو جانتا تھا۔ اس نے اپنے پاس عزت و احترام سے ٹھہرایا۔ یہاں سے آگے روانہ ہوئے پاڑہ چنار پہنچے جہاں انگریزوں کی چھاؤنی تھی۔ یہاں پر ایک ہندو سید احمد نور کا دوست تھا اس کے پاس قریباً ایک ماہ ٹھہرے۔

سید احمد نور کے پاس تمام ہمراہیوں کے لئے ریل کے کرایہ کی رقم نہیں تھی اس لئے قادیان تک پیدل سفر کا ارادہ تھا۔ ڈاک کا پتہ بھی معلوم نہ تھا اسلئے قادیان خط نہ لکھ سکے لاہور میں وہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سے واقف تھے ان کے نام خط لکھا کہ میں اہل و عیال سمیت پاڑہ چنار پہنچ گیا ہوں اس وقت سفر خرچ کے لئے رقم نہیں ہے روپیہ کا انتظام ہونے پر قادیان پہنچوں گا جب یہ خط ڈاکٹر صاحب کو ملا تو انہوں نے فوراً بذریعہ تار اسّی (۸۰) روپے بھجوادئے رقم ملنے پر سید احمد نور صاحب پاڑہ چنار سے روانہ ہوئے اور ۸/نومبر ۱۹۰۳ء کو مع اہل وعیال قادیان پہنچ گئے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تمام حالات حضور کی خدمت میں عرض کئے حضرت شہید مرحوم کے بال اور کچھ لباس کا ٹکڑا جو وہ ساتھ لائے تھے حضور کو دئے ان بالوں میں سے اس وقت بھی خوشبو آتی تھی۔

(قلمی مسودہ صفحہ ۱۰، ۱۱۔ و شہید مرحوم کے چشمدید واقعات حصہ اول صفحہ ۲۲، ۲۳۔ تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۲۶ مطبوعہ لندن)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی روایت ہے کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادت کے بعد ان کا کوئی مرید ان کے کچھ بال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس قادیان لایا آپ نے وہ بال ایک کھلے منہ کی چھوٹی بوتل میں ڈال کر اور اس کے اندر کچھ مشک رکھ کر اس بوتل کو سر بمہر کردیا اور اس میں تاگہ باندھ کر اسے اپنے بیت الدعا کی ایک کھونٹی سے لٹکادیا اور یہ سارا عمل حضور نے ایسے طور پر کیا کہ گویا ان بالوں کو آپ ایک تبرک خیال فرماتے ہیں یہ بال بیت الدعا میں اس غرض سے لٹکائے ہونگے کہ دعا کی تحریک ہوتی رہے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ یہ بوتل کئی سال تک بیت الدعا میں لٹکی رہی لیکن اب ایک عرصہ سے نظر نہیں آئی۔

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت ۳۶۸)

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف شہیدؓ کے تابوت کا کابل سے ان کے گاؤں سید گاہ لایا جانا اور وہاں پر تدفین

جب حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب کی شہادت کو ایک سال کا عرصہ گزر گیا تو ان کے ایک ممتاز شاگرد مُلّا میرو اُن کا تابوت کابل سے سید گاہ لے آئے اور وہاں دفن کرکے نامعلوم سی قبر بنادی۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد خان عجب خان صاحب آف زیدہ ضلع پشاور کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے سید گاہ والوں کو پیغام بھجوایا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی قبر اچھی طرح بنائی جائے انہوں نے کچھ مالی مدد بھی کی چنانچہ آپ کے معتقدین نے ایک بڑی پختہ قبر تعمیر کروا دی۔

جب یہ بات مشہور ہوئی تو دور دراز سے لوگ زیارت کے لئے آنے لگے اور چڑھاوے چڑھنے لگے اس کی رپورٹ حکومت کابل کو کی گئی تو سردار نصر اللہ خان نے گورنر سمتِ جنوبی سردار محمد اکبر خان غاصی کو حکم بھجوایا کہ صاحبزادہ صاحب کا تابوت وہاں سے نکلوا لیا جائے چنانچہ گورنر نے سرکاری آدمی بھجوا کر رات کو تابوت نکلوالیا بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسے خفیہ طور پر کسی اور جگہ دفن کردیا گیا اور بعض بتاتے ہیں کہ اسے دریا میں پھینک دیا گیا۔

مُلّا میرو صاحب کو جو کابل سے تابوت لے کر آئے یہ سزا دی گئی کہ ان کا چہرہ سیاہ کرکے اور گدھے پر بٹھا کر تمام گاؤں میں پھرایا گیا اس طرح اللہ تعالیٰ نے شہید مرحوم کی قبر کو شرک کا ذریعہ بننے سے روک دیا۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات صفحہ ۲۵)

(باقی اگلے شمارہ میں)

معاندِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔